نیر مغ بت کدہ خوب کہ بتا بھی تماشہ عجب بنا دی

لبکہ سب [illegible] بس [illegible] بطلب [illegible] کہ [illegible]

او جو بھی بہر ون سے بتا او میان [illegible]

کون بھی یہ بات بھی صحبت ہو [illegible] تما کرد

آشنا بھی د [illegible] و دو بھی لب کا [illegible] کہ بیمار

بعد نصر [illegible] بھی [illegible] کہ دل و سکا

نام ہی او دختر [illegible] و دو بھی ہم صحبت ہوئی او

[illegible] بہم [illegible] نظم [illegible] آتی [illegible]

[illegible] نظم [illegible] آگیا [illegible]

ہم کو یاد ہے سال وہ ابا جب تم ہوئے تھے دونوں جڑواں

ایک وہ جس نے ... ایک

سال بھر ... جب دیکھتے ... دونوں

اپنے ہم ... دونوں ... جب تو

کو ملے ... تب ... ہمیں کو

نہ وہ جو ... دوسری ... مبارک

قدرت خدا سے دونوں کمی بیشی ہوئی سب

ایک سے دو دو دوسری سی سہیلی جا

اسعد ... زمیں کی ہوئی تب

آتش پرستوں کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی تعجب [illegible] کو خبر ہوئی حضرت

[illegible] کو چاہا حضرت نے سلام و سجدہ کیا بت

ناخوش ہوا اور پوچھا کیوں سجدہ کیا حضرت

نے کہا کہ سجدہ سوائے خدا کے کسی کو لائق نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے لوٹیں تو دیکھا ہمیشہ دکھائی جا

لیکن جب ان کو بھیجا ان کو بلایا تو کہیں بھی

میں نے حضرت سے دو مرتبہ حضرت کو خواب

لیکن ادھر حضرت بہت پیش ہوئے دو بار

شان ابن صوفی جن شاہ صاحب نے تعریف

وجہ اس حضرت کے شکر دو نوکر دیا دو دفعہ

میں پوچھا کہ یہ صورت تمہاری کون سی ہے

نے نصیحت فرمایا کہ یہ ہماری ہمشیرہ ہے

رقم بھی ہمیشہ ہی ہے کہ درباد شاہی میں

دی

دنی ای فضل موهبت بنده بیچاره [illegible]

موهبت حال [illegible] بخود [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ساطع بود اگرچه شریعت [illegible]

[illegible] وقت حکم خدا بود اگر [illegible]

حضرت ابراهیم [illegible]

حضرت به مرد و زن گفت که باید عاشق
جدا بود و دیگر مقبول خدا با کار خیر بی
صورت به بیت جهت و در خوبصورت شد که
او کسی شکور نبی پر زید وصف بیتی ہی
خوبی تنی ہوتی جو اس نے کہا نہ دی
اسی باعث تنی مرد کا جو و فرد باکر
اصل ہوتی تنی جو کہ خوبصورت تنی ہر جنبہ
زوجیت بر ہم بی شرف ہو کر دو ہوی
نہ سر شادی زاہد ہم پیشانی نچو ہر پر چپکا بر ہم زر

کو با کوه بگو که بر ما بند و صعب دره و نشیب و فراز

خدمت جمیع دوستان رسانی شروع کنیم بعد

مطلب این است که در این ضمن بسیار کار داریم

چه شد ز بیت بزرگ بروز جمال بلند جوا

حسب بدون ز نیاز بیت بجز بری کمال دا

چنانچه خدمت بر بدن ز بزرگ کتب شرف نما

در کتب بر خود رو که نیلی یک سحری

بین قریب که سفر جان بانی یا بی تنها بنا

او خود بیت منظوم محزون توشت آمی بر چند بود

حضرت پیر ترابی ذات عالی بینش نکتی
محبوبو دیگر تعبیر خوب بو کافر ینی
صورت بت پرستی ده و ضربت دیکه
او کسی شمور تربی ز وصف نی ی دوا
خوبی نیز بوزه ا زی نکت مه زی
ی بعت تی و دستگاه بو و فو بی بده
اصل ابزاری بوکزو صورتی بو به
زوجیت بر بری شرف بوکرد دوبی
نشانه ده هر بشانلی جوه بر جمیکا بر قمر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی حضرت امام حسین بیوی کی حضرت شہ وہ جب

صورت ہو ماتم تک نہ جب پہنچ

اور دل سے نہ جین تو رنج سے تب نہ تھی

مرتبہ کو حسین وہ دو دل بے زینب نے خود

نشستی تب جو دل میں بہت مجبور ہوگا زینب سے جب

و بین دیکھا کہ قدرت نہ تھی جب

ہی امام کی زندگی جا بی تب نظر

بجا لا میں اور فرزند کو غسل دیا اور خود دیا

اور بلایا اور دوش حسینی کی بیٹھ باندھی گئی تب

بخاطر بنا سه جهانی بیا که عمر شده او هیچ نمیاری
وز این گذری صحبت ساقی لب ببر جام
جانم وز نیکرانی با مهر جان و محبت
به هم اند و می بری وز پی باز باده
کنی من لب زبون و دل کو ناب یک
صحبت تو نی تپی و نت وز نی بر بسر
زمین لب کمند کرد ب و تنعمت می ناتی
بی پی و نه ها جده که سر اسلام آخر گشنا و ریحان
آلوده بجای یاد کار دنیا که از ان عالم بجنا

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

او وقت [illegible]

[illegible]

بود که [illegible] وقت حضرت [illegible]

که [illegible] مقبول [illegible]

[illegible] حضرت جبرائیل

[illegible] سر و پنج کوه عروس [illegible] ناز کرد

[illegible] و [illegible] بوی [illegible]

[illegible] و [illegible] بابا و

و [illegible] حضرت [illegible] دست [illegible]

[illegible] حبیب بن [illegible] دوست

[illegible] و [illegible] زینب [illegible]

[illegible] و حضرت [illegible]

عمرو بنت [illegible] تمام کتابها [illegible]

ابراهیم [illegible] حضرت [illegible]

اور حضرت نے پہاڑی پر شملہ کی سیر کی

عمر بی بی بوڑھی وقت خود دیتی تھیں

آپ نے کہا بہت وقت آپ کا ساتھ دیا ہے

در و دیوار کی بھی حسرت تھی

بہ حال ایک عمرہ کو طواف کیا و ...

قبلہ حجر عند ... و حضرت ...

حاضر ... و دعائیں ...

اور آنحضرت مع صاحب بحکم خدا ...

... کوہ لبنان و قبرص و صفا

و

دیجز بنز بشستان بز بر ووی
وشنبا بد گرگ سی فس و و و
کا صب بجا بو بهشته ب ت ب
یک گو بو مرغ هبا بف برز ب
گمو بیجی دیکای تو بیل [illegible]
[illegible] موت ون ش ت [illegible] ف مو
[illegible] گسب بجی کجا فرم ور و
[illegible] وشت بالکر جواب بی سب بی بلمی
[illegible] همکه بیو بتی بن ماو شکم او

نبی ابن برادر [illegible] نبی

بدعای یعقوب [illegible] اولاد [illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] حضرت [illegible]

و [illegible]

دی بشارت تولد فرزند حضرت اسحق کی

ضعیفی میں کہ قریب سو برس کی بی بی سارہ و [illegible]

چنانچہ بعد مدت معینہ حضرت اسحق پیدا ہوئے

[illegible] ابراہیم سارہ و اسحاق کعبہ [illegible]

نہ بنا بیت کو شرف نبی در حضرت سامی کی جگہ

بن حروف بولی کر در حضرت سامی بنی بی

ولد میری دیا بات کیا اگر کچھ وہ ان سالی بنی بیا

او ہوت د وہ ان میری سالکی آب بنی بہا

تن دیکھ وا بعد سمان کبھی کبا ناخن کیا

دو میری سو بی خدا دی جیز پر کبھی چپا

نیری نہ عجب ہوا یہ دنیا پر خصم کیا عجب

سامنہ دیر سو کہ کی بہشت مرکز میں بہر عزیز ہم

نہ کیا تہی بیا نکاح کیا لو عشق

بہشتاں سبز تختہ چمن ہوئی بہ ہوئی سو ہو ئیں

تب سبز ہوا اور حرف بہ بیت حضرت

سبحہ ہوئی تب خوب بنت زمین سب

بیٹا مرد ہی سو ہو ہوا بہ بیت

شادی وصل ہی بہار ... بہ ہر

مثنوی بیک کر تب ... سو سو ہوئی

سارہ ہمت من بھوپ دین سمجھ سو فی بر

ہوئی اور خرچ کرنا با جا رہنا مضاف کرنا سو

سو جو ہم ایند کا مال بہانا بیکار نا تا سو

شب ہجر میں تھی [illegible]

اب بستر مرگ [illegible]

شب [illegible] صدا [illegible]

شب بستر و [illegible]

بزم دل [illegible] زخم زیادہ [illegible]

وصل [illegible]

دل [illegible] اور [illegible]

میں سکوت فضا کی بار، وہ گریبان [illegible]

جب وہ [illegible] بستر [illegible]

با ... صبح و ناله شب ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

که حکم خدای را ... [illegible]

[illegible]

از حضرت [illegible]

وہ بیٹی کسی نبی کی بابت [illegible]

سلام وہ بات [illegible]

کی مرتبہ آدم کی [illegible]

حضرت اسحق کی [illegible]

وہ سب ہی حضرت اسمعیل کا [illegible]

وہ جب [illegible] حضرت علی کا [illegible]

جب وہ [illegible]

حضرت جبرائیل [illegible]

[illegible]

[illegible] آزادی سے [illegible] کی دنیا بھی

[illegible] سے [illegible] کی دنیا [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] کر دیا اور [illegible]

[illegible] کی [illegible] کی [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] کی اور پہلوی حضرت [illegible]

[illegible] بیوی اور اولاد کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بی دوز دو ابی نقاع کی ماند کهدا بیرفت

مسجد نحس پیر زینب دسیلا و زیبوزد

کز ب دو زیو تی کی بهرست بست بت

ا و بی بپرست بجوب بطر بسد د کی

بوزب د ن بید ذنی نه بتی ن ت بت

بسد بجوتی نی تی بیستی د دای تبصوان بیو

تباجیل لادی مادال دیسل جم تی دیتی

یوسف ادیاهن دیسلی تیرتی دوتب

دان ادیعقبان دیدیعزکیزک سی دوتی

بہو بشیر از حضرت بندہ بجیں نشکر خاں

بہی و بیند صاحب عشق و بجا کر نشکر

نہایت اندہا جو دیکھو دونوں جو ہوئی حسین

گلشان ہو بنی جس سوں جلی شگفا کی آتی یکبا

بہ نہوف جس دو بہجا بند رہی کہا ایکر

جس نپٹ بوجھ ... بہ نو نیں دو بسا آب

کہا جو بوب نیا یعقوب نہ جس کا بھی

جہاں نہو دنیا ہی بو اجب جس تی امت

مشغول اتنا از راہ محبت بندا وری دلی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تُو نے ماں جی پر کیا کیا ہے مجھے جھوٹ بنا دیا ہے

جب تم مجھے بھی کہنا چاہتے تھے اپنا کسی سے بھید

جب تو نے ماں کا سچ قبول نہ کی

جب تو جھوٹ بولتا رہا تب تک بچا رہا

جب بھی جھوٹ نے سچ بتا دیا تو آزادی

جب یوسف نے ہی پہلی بات کی ایک خوشی کی

سیدھا ان سچ سے بنتی ہے تب دین بھی کو کہی

اور بتایا بابا نے بیگ جیل کرایہ مبیر سر پہ سر دور تھا

دیکھو کیا دیکھی بات ڈر سے سری بات کو چھپا دیکھا

[illegible] کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خوب دیکھا [illegible]
[illegible] ایک مجھکو قصہ [illegible]
[illegible] خوب دیکھا کہ کیا [illegible] اور [illegible]

دیا جناب مجلو جمعہ کو نبی نے محبوب نے نبیا کیا

دلہن نے کبا آپ نے شموان بھی بنی کی

اس لئے عبد نے محبوب بالن کیا

رب نے نمر نے عف بوی نے جیدہ کی

کیا ہدن سب نے نے محبوب نے کیا کہ دوست

دوسی سے وسلا نے بھا بنی نے نبی وسا

جبی لہم سب فرو نبی سبب نے محبوب نے

کیا ہمت نے نے جوان کا سکو بہر انہ کیا ہی سب

نے تسلی ہی اور بھی بنی ہما دی اور غرت

او فوت بابان کرکی مه دبا و سوفت نو به

یوسف سوتلی بنی نو ب بن کبابله بستگنه

بین نهو بی بهن بست بی و یوسف نو

سف
نکه کنی بیه ب ببنکه یعقوب کو سے یه به

کوشگانی ببکه یوسف ده نه بو بعلی تنبی ده
ست

جوکا وین بیبا ابه علی نمیابی قم یوسف به

کرلیعبله دکبه بکه نوبهبت دال د ا و سوفت

یوسف باپه وه برکی نبی بیعقوب کرانی کی حضرت

عت
جبرائیل تبن سنو یو رحایه نبه غلطت بد
بها

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شتافت یوسف بسی و زین پس بکوه چاه بر

بکم کرد و زین تیر از او بلب بن پر و ب

بگه و ... و ... [illegible] ... بکوکب

[illegible] از او ... و ... بی

یوسف ز ... چه ... و ... بر ... ز کی

بشنو زین ملک که ... ست و زین وصی جیب

جانگر چیان که با به در آن یوسف به خبر شکر

بجای کنی او به ... و شو کیا او ز ملک کو

دمیطا ما الا جا از وصی ظاهر کتاب به در آن یوسف

بهمت کنارکه بر شیخ صحبت بین دار بود و بجز

و شوخی شی با بت بر بوت بیا شب او

بی دو وقت تا بیز در پیچه تو و بر بامش

دو و بر شیر بی بر او بی حضیر لیلیه سمت

بی بجد بر سعت بیا بر دار اهل بی جود او

بیا و ربت بی بر وقت حصت اهل کرنا کیه بی

که سکو موق و بجیر بیت بکتا او و وقت سنت

دو بی کی او رجا که باب او رجای کو

دین کرکمی بی اسغت کی کر بود و اما شف

نیجه ویرانه ده ایتدی یوسف نه کیم کیمسه عجب قتی
حدود کنعانده بکلر بنا ایدوب شهر دیرلر یوزینه
جهان قودیلر ده یوسف تیزجه یا بنی بنا
قدی کرپیچ ده ایتدیلر اولوب تیب بنا او
قدی اوزاده حسن تن لی کی ده دیو یوسف
هرکیمسه اولانک ده یوسف بنا اولدی
بقین دورکه یوسف بابانک کی بر خوفانه یر
مصرده قاطمیر شهر یوزی آخر یوسف قوردیلر
زنالاره ده کرانی لی دو وقت اوی نامزدی
بر

ایک ملازم خاص و یوسف پہ از غرض آگاہ و

بعد ازاں و ذوہای یوسف کی آداب بجو

اُن بجوی تب ایک نے دریافت کیا کرتا تھا

کسی کتا دنیائی خبر کا حال و نیاب عجب

یوسف نے دریافت کرکے منہ تعبیر جا بجا ایک

بڑی یوسف معلوم ہوئی اس مجزہ ہی کی

نے دریافت کیا کہ جو احوال ہے فوراً جو

وہ مجرم ہی دیا و خلعت فاخرہ ہی عطا

کرکے ایک اسب تازی و ہی سواری کا عطا کیا

ز تماشای دهن تست بر نمکدان نمکی

کشتگان تو بی درد به یقین نی عجبی

گر زند بوت کماسان صبا کرد شمیمت بو

در صحبت گل و اینجا سر بیا و جدا یوسف

دریافت کجا و ریان بیا دیده و یوسف

تو بودی طلا و بی بیت لولو شود یوسف

قافله سرمستان من نمی بیند ببخشا ز حمت ها شود

محروم تنها باد تنها ز مصر و طلب عزیز شو تماشا

چه عزیز یوسف نگر آباد زلیخا بن ذکری با دقت

بو ده بر نوع همدمی و یوز تا شهر شهنشه عجب ملا

یوسف سلطان مصر یا و قیلمش ن بنده ت و ثنای

بس نه بر شه ده یاد لطف ایدن و مرتبه سا

ده بو در مصر بوکی و ب سلطان به رو دیکجه

و ملکت بو صفاسی نه ترتیب و مذکور

ته دی بی و یوسف المک نیاو لیدکیا

ده عقبو الیسا بو خبر دری ده و ایتدی کتنه

ای بی سنی بر دمی بر دولت بیا ال ده ایستا

بیکلو شوق زلیخا یوسف آتی ی بی ده درد بکره عشق

وی کرا بجا گفتگوی نوبت است از دوستان با

فی بیهوده گذشت و با دوست این نیز یک جمله شکفته

بخواب او جمله دست خوش میرفت بی کمال تر

لطف و بین طیور نی بلک شاه و نیز یک خبر

بنام زلیخا و برای رسیدن شاه و روز نیابت جبر

او جمیله نبی او حسنی الیک شب خوب دیگر او یک

جوان خوب صورت جلا تابی از خود کمو دیگر با صفت

کرسنی بی تاب بودی کرگیا بوستان تا بعد چند

بیهوده خواب دیگر او وقت کلمات محبوبانه گرفت

بی الدین نبی دیکو قبه کتابت فیدن بیرد حسنی
خوب کتابکره حواین کتابی کمن جانب
بیکلوها بوین کمن عزیز سعدون بسیکو بیجا
نبی بیه زکیا ده یجی نوکی والدین نبی دیکو
ده کرده الکیاپادشاه اوراف قوانبلی بنی
سن کت بیجا کرده بجانی قول کتابلیلی طیبرین
نی نود عزیز کونیاو سنی نیز سید بی نغزی معنی زینجا
کوهکت صیورین نبی حال وباب جیندرده
کتاب جیب بنهاد احلی مل عزیز معمری بی اولنکده

کہ زلیخا مجنون کی دن بی بیکل کہ جو صورت خواب میں
دیکھی تھی وہ ہر شب بیچ جستجو کی تھا ۔ و شیفتہ ہو
بعضی کہتی ہیں کہ عزیز مصر تھا ۔ مرد تھا و بعضی کہتی
ہیں ۔ ایک شخص خوبصورت زلیخا کو کر دل کی بیچ
شوق تھی ۔ زلیخا مجنونا ہی ہی کہ ۔ تا یوسف
ہی اگر وہ یاد آ ہی کہ زلیخا بیچ شوق دید ہو
اوس میدان میں آ ہی جہاں یوسف کہتی ہی پ
دیکھی خواب اپنا یاد کیا اور عاشق ہو گئی اور
یکا صورت سی کہا کہ تو یوسف سی جا کر کہا ہیں
بر ہی

بہ بی ہنسی جکو خواب میں بشارت دی تھی انکا سبب

تب میں حاضر ہوئی و عزیز مصر کی کیا اکو قریب

ہاتھی دو جنا بچہ عزیز مصر نے ہاتھ سی قیمت

دریافت کی اسم سونی دو دہ دو دنیا و نیک

و مثنوی موزون یوسف تیر از زنان و مصر بیتابا

تلک بی کہ بار یوسف یوسف سی سب خزانہ

شاہی حال ہو گیا کہ بارہ یوسف برابر ہو

او سو وقت بزرمی طرفین او سعد قسمت بہ

فیصلہ ہوا دایت ہی کہ جب یوسف کو دو اپنے غیب

سرّ چو یوسف حسن و جمال یوسف صورت و کرده

خدای با قیام یوسف و نکی گزین یک

ای بنا که نوبی صورت یوسف و کمیا بنا

فروخت که چند ده بر ده فرع بوکیا جوال

یوسف و یکی کرکما احتیاط نو بو سعت

پو یخیا که دم سرد میت سعد تخجش نیابی ورکب

بیدو قو مان کنار کرابلی بر جسن و کلیابه

چند قیمت بر فروخت کرما آب بیدو بر جوب

کرامانجال بعضل نشاد فرمای بیب آتی بیا ماد ل

تا بی آن زلف بتان رسم وفا کرد تو قدیم

خلوت من نو شد آرایش بتابانی بی کم عمر

تا بی تو با تاب جبین تو بنگر تو فتنه نگاه

وسوسه وسی وای فدای که آب تکلفت دود

ولای بی‌ش ناز دنی نی به جان بود ست

با بس از کی پیدا بو نی دیب خوش شد

در دوش کرد یوی بر خیز سعی قیمت

یوسف دیگر نایل کنانکه خزانه شاهی بین

بحمه با فی زه ها که وسیاه کلوی کمر در ارا بنجم

نے خبر دی کہ نوشابہ مہتوں تک شب

مصروف کرامات یوسف دیکھ کر گما اُجیہ

و تکریم کی اور حوالے بہی کیا و مشی

شوق ذوات یوسف کمال بسر

خوبا و بیت لادست و لباد برد فت

آمد و فیستوں نشت بر خواست کمال دوسف

معلوم ہوتا ہے بہر بعد دیا ہے مسلمان بہی

اپنی تخت آراستہ کیا اور مزید بودی

سکہ جلا کیا اور قریب بیعت بنا

نام تیرا و کلمات محبت جز بہ ثبوت اگر زبان پر دی

لی وہ حوصلہ یوسف نے کیوں خوف نہ کی از پیہ

میں شان اور دیکر دیا ہو سکتا یعنی بی شعر ہو

از یعنی نبی با با از محبت نہ علم ہر کس ور

یوسف نے آن روز بی از کار و حسن یوسف

سے پوچھا کہ کیسی بہتر عمر گذرا ہے آپ نے فرمایا

کہ اولاد یعقوب نے انبیا بات عزیز مصر مجھکو ایک

ہے نجات پائی کہ میرا مال کنعان بہ گناہ کو معاف

ہے اور عزیز مصر کو زہر ہلاہل سے ہلاک کر دیگی

باتیں ہر یوسف کی اور یوسف صفت زنان سب

اوسی خنجر نکال کر جا بجا ہی تیغ تیز تک ترنجے

اوس وقت یوسف کی نہ دیکھا کہ لبیں

کو بعضن ہوا محبت ہی کی وال یوسف تب

شاہ زمیرو کی بیٹا تینی کرون یوسف تب

ول وی و ملک پر لی گی وقت کم

غفلت دل یوسف پر آگئی و قصد بانی شرت

کیا لکھا ہی کہ یوسف کو جاہیں مردکی نہوت

تہم اور زلیخا کو بیجا صورت کی پی یوسف بہی

جا ے

بیچی کر وہ زید کی جوگی دھوکے سنگ گندم بہ

ہوئی دیر کہ بادشاہ مصر کا جو بادشاہی کرا

تو جوانی کی بیا او بیان و بیت رو گیسو بیت و مرگ ذات

خدا بیبی ہو گئی و حضرت یعقوب و ساسی کی

دیکھا زلیخا نے حضرت یوسف

حضرت یوسف جیسا کہ زلیخا کی بیبی زوجہ

او دامن یوسف پکڑ لیا، عزیز مصر آیا و زلیخا

نے بدعا کہ کسی نے کسی کو دیکھا، و زلیخا نے

بالعکس بیان کیا و بہت ناخوش ہو کر کہی

شکوه جای فرزند برومند کجا و نیستی سر بر پیک

وقت جای یوسف فی کتاب ناگزیر بود

او را به سر کردن بی بنوید از صادق قول

بر تو کو ماه و یوسف بود بیشتر تو بی

و یافت او را و شکوه عجب نبود او را به کجا بود

و تفکر کردن با سر صبر تن خود و دو سه بر تو بود

که اگر تا یوسف کنعانی بی پناه بی کجا بیند

بی پس عزیز کور به شگفت کند و بیجا نابینا

و قبر نه بیجا کجا کرد و بی نشستن خوار بی

تا

شیخ کہا کہ باعث بدنامی کی لعنت زن زینت فخر
تمام شہر میں مشہور ہوئی اور سب عورتیں
عزیز ان خوبان کے زلیخا ایک غلام پر فریفتہ
ہوا شہوت نفسانی کی مشتاق حاجت
تب یہ سنکر زلیخا نے سب عورات شہر کی دعو
کی اور زیبا ایک تمام طلب کیا اور ایک ایک چھری
دی تب ہر بتی اور ایک ایک لیمون دیا
یوسف کو لباس فاخرہ زینت و افزا جب
کیا جب آنحضرت ان عورات کا

مانتی آئی سب نے بھی یہی! بات تو دل
بعضوں کی چیخیں جاری ہوگئیں وجہ یہ
عورتیں کہتیں ہر وقت بیٹھتیں سب کی
یوسمجھا عشق میں ادبت ہی مطلوب ہے
رکھوں ان ہو کر تو کیا کہ سمجھا ہے تیری
نے اُولٹی یہ بات کہ تم یوسف کو سمجھا دو کہ
ملاقات پر راضی کرو ورنہ جیل قید کرو
سب نے فہمایش کی کہ یوسف نے نا مانا بلکہ
لہذا حضرت یوسف نے بھی جمیں

کہ کیا اب تجکو قید ہونا منظور ہی کہ ضمانت لیجیے
دیو مہلت وکیل نا گوار ہی وہ وقت لیجیے
ابوس بچوی وجہ ز مصری بونی کہ جب
کلی ابعث بی بہ لر بوی اشتاب بہ بی
کہ تجکو قید کروا دو گو کہ کمو بے ربط رفتی یقیں
عدم محبت بوجہ بچہ یوسف قید خانہ میں آئی
وہ بیت قیدی و در بعض کی برکت قدم کی
ابھی او رہا ہوی پر یوسف شب و روز
مصروف عبادت خدا رہتی تھی اور زلیخا فرقت

یوسف جب سے یہاں آئے تھے ایک روز دیکھا
کہ یوسف نے ایک جگہ دو قیدی نہایت
غمزدہ و مغموم بیٹھے پوچھا کہ تمکو دکھ
کیا ہے ایک نے کہا کہ میں باورچی سرکار
کا ہوں دوسرے نے کہا میں ساقی بادشاہ
بتلایا کسی شخص نے ہمکو تہمت زہر دہی بادشاہ
کر کے قید کرایا آج کی شب ہم دونوں نے
ایک ایک خواب دیکھا دیکھیے تعبیر کیا ہو
آپ نے کہا اپنا اپنا حال بیان کرو

غزل

کہاں میں شیخ اب مجھ تا ہوں دہری بنی کہا کریں

دشمنو کا سر پہ کہتا ہوں و جانو دہری کی

سانپ بیٹھ تمنت سکر نہ بین شاہ ہوئی سلی

مصلحت ہے کہ بہ دو تو کا وہی اعزیز آپ کی

عشق کی وہ ہما نے سج بر فقیر کی سلطان ہو

مرادو بھی کا فرو ہ و سوفت یک ہی آپ لی

فرما کہ تو ساقی با و شاہ مجھ کا اور شرب پیا کا

اور او دیکھا ہوا لی پا بیکا ورہرا فقیری جو سلطان

ہوئی بجگم بجز ہا ہوئی کہ کوئی و ندامان

حال بتو دیبی بیهودی اپنا خوشی کے

فرصت دی بیگر و یوسف نے ذا کی کرکے

میں جیتی ہی نقد و یک خوشبو کا اپنے

سی کتنی ہو سب اتا ہی یک نبر کے

سو یو کر نکل ناو دستا جب پر تو اب

یو شاخو دیگو دنیا جب کیا دو زبان فصیح

عرض کر زلیخا کہ یا حضرت میں بہت بسر کنعان کے

آتا ہوں آپکی بشارت میں حال یعقوب

نہایت پریشان ہے اور انکھین اونکی نابینا

ہوئیں پریشان آپ بہت روئیں کہ پھر اُن کو کب نصیب
ہو وہ وقت یوسف کی عمر تھا جب برس
دن بیچ جوانی بہن سارا کو دیکھ کر
بھیجا کہ سال بھر میں تجھکو دی نہ رخصت
و تجارت کیا ملتا ہی وہی کیا بڑے دینار
کہ ملتا ہی یوسف نے ایک کنگن موم
دلکو دیا کہ تو نہ کنعان کو پہنچا اور یعقوب
علیہ السلام کو سلام ہمارا عرض کر کہ ایک غلام
زندان مصر میں گرفتار ہو کر شب و روز تجکو

یاد کرکے روتا ہے وہ بہت مشتاق ہوتے ہیں

پھر ان کی دو بڑے ہو کر دو گڑھے

اور وقت شب و روز یعقوب پر گزرے

یوسف نے چالیس سال یعقوب کو

پیغام اپنے نہ بھیجا آپ نے

سے دریافت کرلیا اور بذریعہ شمعون

کہ وہ زندگی میں مصروف رہے وغیرہ

عاقبت یوسف سے لکر خدا ایسا ہی قصہ

کوتاہ اگر عزیز مصر نے خواب دیکھا کہ سات

خوشۂ تر کو سات خوشۂ خشک کھا لیں اور بعد گاو
فربہ کو بعد کا منھ کھولے کیے اور ایک صاحب
جمال سر پر تخت بیٹھا ہے اگر تو کوئی تعبیر
اس خواب کی مطلب کا کرکے نہ دیوے تو بہت
بلا اگر معتبر قتل ہووے گا نہیں تو یہ جوان حضور
بادشاہ تھا اور تعبیر دی حضرت یوسف نے خوبی
واقف تھا سر بادشاہ کا معلوم ہو کر آ کے سعت
بیان کرنے لگا کہ تعبیر خواب خوش تخت میں
اوس وقت بادشاہ نے جا کر ساقی کو حضور نست

یوسف نے دانہ گری کر کے وقوف ثبوت

کیا ساقی کی کیا وجہ بخشش ضمیر عطا بہر

خواب دیگر معلوم ہوئی چنانچہ بادشاہ

حاضر ہو یوسف نے وقوف ثبوت بطلب

پھر وہ ساقی بادشاہ کی تعبیر خواب آ کی

فرما کر ساتھ بذیل اور بیان نسب

گرانی غلہ بعد خوبی پیشگی شدہ و خفت

یوسف کو بذریعہ ساقی طلب کیا اور بادشاہ سمت

بجلوس تمام استقبالاً روانہ کیا الغرض کی کرد

به

[illegible] زنان مصر [illegible] ترنج [illegible] یوسف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] محبت [illegible]

[illegible] مجلس [illegible]

اسی وقت بادشاہ نے زلیخا کو طلاق دی

اور خود بادشاہ [illegible] تمام یوسف کو ملا

اور جب نصیر کو ہر بری بھی محنت برداشت کی اور بہت

اور جانفشانی سے کام کیا اور بنجر زمین کو گلزار

و نبا ز رکی کاشت ہو اور غلہ ہونے

لگے

مسرور و خوش ہو گئے کہ آپ کو بھی بہت سا

اور کرانی غلہ معمور ہو گیا اور بادہ

آباد اور کامیاب کیا اور جہاں اصناف

مسرور و محظوظ کیا اور گل نئی قسم کو

زراعت سے آباد کرکے بیابان میں ہر

قسم کا غلہ سبزی میوہ جات تیار کیا اور ہر قسم

ط

کہ جلدی مجھ کی چیز بتا فرمایا کہ بدو نقد غلہ لے

کہ اور دی چیز کچھ بیت بیچی قیمت سیر غلہ بو

دیکھو سو دینار کی جو بیچی

حضرت یوسف نے سب کو حکم کیا کہ جس سے بیچی

تیسری برس کی سب کچھ اور چیز طلب کی جو کوئی

ہوئی جب قحط سخت بیت غلہ کی پرنہ تو

تب یوسف نے پہلی برس درم و دینار لیے

دوسری برس چاندی اور سونا اور جواہر وزیور لیے

اور تیسری برس اونٹ گھوڑے وغیرہ چارپاؤں لیے

پری رو زین عمارتهای بی‌سامان بدست

چنین بی‌بر ز کشت آب تو بی‌برگ و ریشه

همه گویند بیرون فرود آید ز سر خرابه بر سر

که مصر و جود و هم تخته یوسف بر ز تخت

و خود یوسف پری پیکر رسد بر سر

بود گر همه زرق و زر و دین فرمان تو

جهان بود گر کجا بود بی‌تو زن یوسف

از این در گر زند بیشتر دل بی‌شیر

که عشق از بهر جهان هم بی‌یوسف یاد نیست

...

با تو ... با ما صاحب ... کوری ... نرگس
نه یوسف بود که زلیخا بی تو نیست خوش
چو ... طلب ... برملا
چو ... زلیخا ... یوسف ... و ... غم
یوسف شکل زلیخا ... حسن ... یوسف
... و ... یوسف
درد ... زلیخا ... و ... یوسف
و حسن و جمال یکی بود ... و ... عشق تو
باقی ... زلیخا ... و ...

آه ایدرکه دشمنم اولدی قریب نیجه کردش یوسف

بیله ایدی کیم یوسفن بیلمکده او سوف

نه کبی اکر حبیب مصر آرزومندی کی بنمکی بی

اوزینی بکدر بر دشت بیو زین بشبه سعف

زلیخانیکی نشت بر و زینه دزینه زه

مجلس ایدن دم که بکر بریده و زنجیربی

ایکدن حضرت جبرائیل بکره خبرک

کیم زلیخانی تمیر بن دی و بیک تدبیر

او تمر اسعد زنجیر بو و سیوقت یوسفی

کی

زلیخا کو بہا و زلیخا کہ حضرت یوسف کیا کیا ہی

کہ بہ حضرت بی کر تکبیر دشمن و حرب دل

سالک و جہد دو سالکی حضرت چو نجوم مانی بو

جب آواز سن کے بی نزد یوسف نے یہی کو بہت

یہ دیکھو ہو حضرت یا کہ جب نے بابا جس نے

بی کسی کے یہ و یوسف کو حضرت و نہ یہی کی جو

کہ جو حضرت و مشغول حضرت بہت عزیز ہی

کہ نبی کو چھپن سے مدت گذری تب اس کو

بحکم دیدہ ہا یوسف نے زلیخا سے عقد کیا و زلیخا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے یہی خصلت بطور ورثہ ملی تھی اور دادا اور نانا
بہت تھوڑی عمر میں پیدا کردہ انہیں خوبی
بچوں نے شکستگی میں پہنچ کر بہت تماشا اور
رسالہ ان کو بھی کہ ہی یوسف بد عوض ذات علی
بحمد و ثنا کہ جب میں تیرہ برس کی عمر تھی
گزرا جب ان کی بیگمات بیدی بر سنگر بوحت
نہ ہوئی وہ خط دو کو ان کی خبر گیری
اور دل ہی کر لی ہی جب سے مکان
پانچ برس بعد پر خط آیا اور ان بہن کیلی

بہانے سے حضرت یعقوب نے ادھر کیا کبھو صبر کو

اور کہیں نہیں لیتا تھا یعقوب پل و نت صحبت

نصیحت کی کرد و بیشانی دیر تب تبی نہیں بگا

یک بار دو بار جب جب ہن کرا نکر جہانا تر دو

یوسف کو تجی زین ہنا جب ہر دو ہن آ بیف

شہر مصر میں ہو گئی دہاں ذہن مشہور کی گیت قید

شہر کنعان میں آ بکا شہرہ جو دو شہر سنی دوم

ہیں کی یوسف حال سارا دنکا سنکر دو جو عشت

پر کما اسفر نے دوی کر بیہوش ہو گئی بید واقعہ ا بسنا

۲۶

مالک کیا [illegible]

تم ہو کہ [illegible]

یہ وہ پردہ ہے کہ ... چشمہ مہر و ہی یوسف

ہو جس بیت خورشید کی اور چاند ہو

ابھی کیا آب سرد و ... بیٹھ رہی سب سیلان

وہ لب بیان کیا اور ملک ...

منہ عزیزا ہو کہ پردہ یوسف ہے کمال

بیچ ہو اگر دران یوسف ...

بجاری جنت و آبرو کا کیا باعث ہے

قدر ان کو مصائب جھیلنے پڑے

کہ جب انہیں کچھ عرصہ بعد حضرت یوسف نے کہا

مصر جا کر میں نے ان کو کاروبار میں بیچ دیا

کی بابت کچھ نہیں بتلایا اور جب ہم نے کیا تو

پھر فروخت کیا تھا اور آپ عزیز مصر کے

محبت کرتے تھے یوسف نے فرمایا میں

کہ بھولا نہیں یہ سب عزیز مصر ہوا اور سب کچھ تھا

لیکن آج آپ کی مرضی بھی فقط بھائی مصر تمام

اسکو نہ بتلانا ہے یوسف نے آخر بتلا دیا

بجائے کیونکر آباد ہووے ہر دل غلطی کو آپ منصف ہو

نہ وہ بار تحریر و بیان ہو سکے مطلوب ہو نہ جو ہنگامہ بکف

ذہن تقاضا ہی نہیں کر سکا اس وسیلہ سے نہ بہم ہو سکی دو

وہ بے ہمہ تن آدمی حسب نہ ابن حسن یعقوب بیہقی

جو رہی باب نسبت شفاعت کی نسبی حسن خود ہی

نہ کسی بکیہ مرد آدمی کسی سکز بیجا ہی تحضرت

بو تحیا ترکی ہیا ہی ہو کہیں کی ہمراہ پیارے ہی

ورس بیاہی موجود ہیں اور اکثر مہمانی ہی ایسا کی

بارس ہی اور ایک گو ہمیشہ ایسا کیا ہو نسبت انکا

ہ انہیں ایک بار نوابی نے زبردستی وہ پی نہ تھی

ں اور دیکھو پھر یا لکھا ہوں ویکی نوبت

ن کھا تا بگڑ ہی رہی بات تھی سو فت

ہی جو نہ ہو سکتی ہو نہ تھا رہی

ب کسی کو جا تھی تب بولی جو تم بیاہی کو

بھی کبھی بولی نہ دیکھی جو تم سی کیا دو

بت ہی بولی کہ وہ خوبصورت ہے

ں بھی کو پیار کرتی تھی مگر جیسی ہماری بہو در

نہ دلی نواب دیکھا تب سے ہم دیکھ

ہو

تو دوسی کر کسی یوسف نے کہا وہ کیا خواب ہے کسی کے
وہ خواب یہ ہے کہ میں بادشاہ ہونگا اور سب بھائی و
بزرگ ہیں ہی غصہ ہوئے یوسف پر کہا وہ بادشاہ
ہو یا بہت ہی تب معلوم ہوتی وسکو پھر یا کیا گیا
جا و بیچی و بیس سبھی مر کیا یوسف نے کہا منبار
باتیں بیت ان سر رنج غم ہیں اگر تم صدق
معلوم ہو تو یک سپاہی بیان رہجا ہی و تو بنا
تو لیکر شہر کنعان میں چلا گیا جہاں ہی بھائی کو
کہا دس ہی دریافت کرن اور پیر قلاوہ ہونے

تم بھی آنا چاہتے ہو مضمون یہی دیکھ خط لیکر ۔ و

ہوئی اور قیمت غلہ دکھا کر یوسف نے جب

پوشیدہ زر قیمت ایکایک غلہ میں رکھدیا تا کہ محسن

ہیں وہ بہر دو اسی واسطے قیمت واپس دینے حضرت

رخصت ہو کر خدمت حضرت یعقوب میں پہنچ

ہوئی اور حال شفقت و عنایت بادشاہ بیان

کیا اور کہا اگر بنیامین کو ہمراہ نہ لیجاوینگے

تو ہر غلہ نملیگا الغرض سبنے اپنا اپنا بار کھولا

ہر ایک زر قیمت واپس دیکھا زیادہ تر حیران

سند ہوئی یعقوب نے کتاب بتہ و پیغمبر دیا بس کر کے کو

باعث اعتبار ہوگیا اور دنیا میں کوہر کنعانی ہو

نا اور قبلہ تم قسم ختم المرسلین کیا اور بی الغرض یہی بات

سے وہی قسم ہی ہم اولیا او زر فرزند دیا

سنہ بعمر پر ہوچکی وہ موقع حسب نصیب ہے

ایک روز وہ یہی نہ تھی متعرف ہو کر دامن پھر بو

دنیا میں ایک روز وہ پر کہری تھی کہ ایک ناقہ سوار

پہونچی للکارا کہ تمہارا کیا نام ہی اور کس کی بیٹی ہو

اونہوں نی بیان کیا وہ سن کر خوش ہو کر رونے دیا

ہوا یک بازوبند اُنکی بازو پر باندھ دیا اور بیاہ ہو گئی
پاس بیچادیا پس بی بی نے بیاہ سے پیچھے پوچھا کہ بازوبند
کہاں ہے دشمن سب احوال گذشتہ بیان کیا دو وقت
سب بی بی بازو پر باندھ کر دو بازوبند غائب
ہو گیا اور دشمن کی بازو پر آگیا پھر بیاہ نے
وہی یاقوت فیض دم سے دنیا سے دشمن کم
اور بیاہ کر ایک سب بیاہ نو لکھو دیا سب بی
یوسف نے ایک مکان پر تکلف خوب بنایا اور
ہوسکا ایک گوشہ میں بیٹھ کر جو پر دو رتن ہو

نبی یوسف سے کہا تمہارا عظمت سے شوکت ظاہر ہوتی نبی

یوسف کا دین یہود بن نبا لیتا بانی مذہب دیندار و دین

بنک دنیا کو ہمیں دل دیا لگا تا جب جیا بی

بارباب برکا بلعد نبی ہوئی آداب بادشاہی

کہا کہ نبی و یعقوب کا سلام عرض کیا اور دستار

حضرت ابراہیم یعقوب پیش کیا اور زیر قیمت

علاوہ ایک کرہ میں حضرت یوسف کا دستار حضرت

ابراہیم سے بہت خوش ہوئی اور قیمت علاوہ ایک

دی کہ تم ایما نفع کر دو اور کیا تا عمر کا اشتہا

جن صاحب نے اُن تصویروں پر نظر کی فوراً دو کو
پہچان لیا اور ایک کو دوسرے سے منطبق کیا اور
بہت دیر تک دونوں کو دریافت کیا کیونکہ
دونوں جو کہیں کہیں کچھ ایک فرق پایا گیا تو یہ شک
ہوا کہ شاید وہ پہلا عوض دوسرے کی مکان میں
لیجا کر دو دو بھائی ایک ایک خوان پر بٹھائے
کہ جو کچھ فرق تھا ہے سو دونوں کی بوجھ لیں
سبب کرنے پوچھا معلوم ہوا کہ ایک بھائی حقیقی
تھا اسکو بہت بھائی جیسے لیکن اور کہا تو

آلو دلاتی کہ یوسف کو بیچا گیا یوسف نے
اپنی سایہ دیکھو کہا تا کیلا یا کہ مجھکو اپنی بہا
ئی نشیب دودہ یادہ وفی نکالا کر سکھلن
میں تصویر یوسف نہیں تا کہ پہ تسلی ہو جو یوسف
اپنی ہمراہ لائی وہ تصویر یوسف کی بغل کو بغز
اسعد ہ دیا کہ بیہوش ہو گیا وہ وقت یوسف
نی یا بار وحی خدا اپنی فرزند کو دیکھا بس
بیچکر اپنی حال کی خبر دی اور اپنی سایہ نہ لیکر اور
باہم دونو بیاہی ملکر خوب روئی اور اپنی یا ملا

ر کہنا وصال محبوب اور ہجر ہو دریافت کرے

بہشت تسلی و تشفی دے اور کہا کہ یہ عالم کمینہ

کہا اور محنت ذوق اور شہد ہی پر وہ نہ تھی

اور بہشت کمر نا بیرہی ہم ہ اور بیانیو کی بات

اور سو قت بنا میں پیالہ شراب اور مسرور نہ

مگر کیسی نہ بیچا یا یوسف لی اور نسی ہو کہا کر

غلط کیونکر معمول ہو کی وہ بولی ہم ممتنع و عظیم

کہا کیا معشوقہ ایک ہے اور نہ غلط نکو لکھا کر

نی

غلط ہی کہدیا کہ بنا میں کی شکستہ میں پیالہ یا

بہ

ہیں کا چیا کر کے بیٹا جانے جب لگی میں [illegible]

کسیکو خبر نہ ہوئی کہاں ہی گرد وہ پیالہ زہر ہلاہل [illegible]

سر جھکا بیٹھا جب قاصد وہ دوسری شکل کی [illegible]

تو مدہو کہ بیکو گرفتار کر دو کہ وہ مہر میں [illegible]

سب مدہوش ہوئی تو بعض کیا [illegible]

[illegible] رت ہی بتا دو تمہیں کیا [illegible]

ہماری ہو چین ہم سب کا [illegible]

ہو جانی دو دشمن [illegible] کی [illegible]

ہی [illegible] کیا [illegible]

لیا دی جو تھی لعزمن بید تا اوسکی پیار انقلاب بہائی
زندہ ہوتی اوسکو زر ابلا کہتی تک اوسنی کہا
کو خبر نہین کسیکی زنبید اہو کا جمع قیمت منہ
بھی وا بس کہی سب ہو لی اوسکی بیبا نی نی بی
پہنچی جا کہتی یوسف نی پوچھا اوسنی کہا جو
پا ہو لی کہ ایک سونی کا نانی کی کہری اور ایک
مرغی جا لکی کہر سی بیکر فقیر کو دی تہی یوسف
بہت خوشی کہ یہ حکایت بہت ہی لپن بنایس
سلاجب ... بہت بن رکہا اور

پہ

ہ کہنا جو غلام مرگی سب بیٹوں کو ناگوار ہوا اُنہوں
نادکی ہوئی وہ غصہ ہو اگر ایک چیخ ماری کہ سب
آدمی مرگئی اور اکثر مکانات گر گئی دو وقت یوسف
چالیس ہزار فوج لیکر اُسکی مقابل ہوئی اور دستار
ابراہیم باندھکر برسر مقابلہ ہوئی وہ سب گرفتار ہوکر
مقید ہوئی یمین کی بعد رہا کیا کہ جہاں چاہو
چلی جاؤ یہودا کنعان میں آئی مگر نو بھائی خدمت
یعقوب میں حاضر ہوئی اور بیان حال کیا او وقت
یعقوب کو از سر نو غم یوسف ہوا اور ہمراہ

کی باہم مخالفت مین مغموم و محزون رہتی تہی اور ایک مدت

بعد یہ مضمون بادشاہ مصر کو بدست برادران لکہا

بعد حمد و ثنای الہی یعقوب

بن اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کی طرف سی سلام پہونچی

حال پر ملال میرا قابل سماعت ہی کہ باپ دادا ہمارے

اشراف مین دادا ہماری آگ مین ڈالی گئی مگر

آگ گلزار ہو گئی اور اسماعیل چچا ہماری چہری سی

بچی اور ذبیح اللہ مشہور ہوی مجہہ ضعیف کا بیٹا جو باعث

نام یوسف تہا بہای اوسکی ہمراہ اپنی جنگل مین لیگی

اور کرتا اوسکا خون آلودہ لاکر بھی یکی کہ اسکو بھیڑیا
لیکیا کہ اوسکی غم مین انکھین میری جاتی رہین
اب سعادت تازہ یہ ہی کہ بیتا مین کو ابکی خدمت مین حاضر کیا
اور بیان کرتی ہین کہ وہ چوری مین گرفتار ہوا
اس غم سی کمر میری ٹوٹ گئی اے بادشاہ داد گستر
تو اوسکو چھوڑ دی تو بڑا احسان ہی اور تہمت
چوری کی نکر فقیر ونپی دعای خیر لیا اور ظلم وستم
سی بچا کرنا خدا کی بخشایش موجب ہی اور ان
یوسف خط یعقوب لیکر مصر مین بھوکا نسف

نی یعقوب آنکہون پر رکہا کہ تحریر صالحین ہی
پہر کہول کر پڑہا اور رونی لگی اور بعضا شمعون
جو مالک ابن ذعر نی ہمکو اکرموا لیوسف کہا تہا
آگی سب کی رکہدیا کہ اسمین کیا لکہا ہی سب نادم
اور پشیمان ہوکر بولی ہمین اصلا خبر نہین یوسف
دریافت کیا کہ اگر یہ پیالہ تمہاری باتین ظاہر
کری تو قائل ہوکی عذر کی بینک چنانچہ تحقیقات
شروع ہوئی اور یہ سب معترف ہونی لگی
اسوقت یوسف نی کہا یہ سب واجب القتل ہین
بہائی

چنانچہ حسب الحکم ناموں نے [illegible]
نے کہا کہ ہماری اصل [illegible]
ای بادشاہ ایک [illegible]
و ایک [illegible]
کی [illegible]
رہی [illegible] دیکھا اور [illegible]
جو معلوم کیا اور سب [illegible] دریافت کیا
بساختہ [illegible] کہ [illegible] یوسف [illegible]
کہا [illegible]

[illegible] ایسا ہی اور ہمیں نادو نے

کہا کہ تمہیں ہو [illegible] کی دینی ہے بس شکر خدا کرو

جاری بد افعالی کا ازالہ ہوا و خیال معاف کرو

اور [illegible] ہوئی اور بیت نقد

و [illegible] خوب [illegible] ہو کر

کرتا ہو بہشت بریں ہی [illegible] حضرت ابراہیم کی

آ لگتا اور آتش نمرود سرد ہوئی تھی اور حضرت

[illegible] بطور تعویذ انکی گلے میں ہر وقت رحمت

ڈالا ہوا تھا [illegible] اور [illegible]

نی بلا اجازت اوسکی باپکی فروخت کیا تھا اور اسی

کی دعا ہی برسی ایسی بعد ابعد فرقت میں گرفتار

ہوئی روانہ کیا جب بشیر مع یوسف پیراہن کنعان

میں پہونچا لب چاہ ایک ضعیفہ کو دیکھا پوچھا کہ

یعقوب کا کون گھر ہی اوسنی کہا کیا کام ہی وہ

بعد فرقت یوسف بہت قریب المرگ ہی کہا بشیر نے

کیا میں قاصد یوسف ہوں اوسنی آہ سرد کی

کہ افسوس یعقوب کو خبر یوسف معلوم ہوئی مگر

مجھکو خبر بشیر نہ پہونچی وہ بولا میں تیرا بیٹا ہوں

اب حاضر ہونے کا یہ مژدہ جان بخش شکر خدا کر داق
ہوئی اور قریب یعقوب لیکئی اور آنحضرت
برکت سی اوس کرتی کی اثر سی نو بینا ہوئی
اور بشیر سی پوچھا تو کون ہی اوسنی حال
گذشتہ بیان کیا یعقوب نی عذر خواہی
کر کی خط یوسف پر اوسکا مضمون وحشت
مشحون یہ تہا کہ آپ بہت جلد مع عیال و اطفال
وعزیز و اقارب تشریف لائی کہ یہاں بفضلہ
سامان شاہی مہیا اور موجود ہی اور خلعت فاخرہ

ہر ایک کی واسطی رخت بھی چنانچہ یعقوب مع آل و
اطفال راہی سمت مصر ہوئی یوسف نی استقبالا مول
بمنزل فوج و جلوس سین اور سمت مصر کو نہایت
تکلف کیا جب یعقوب قریب حد مصر پہونچی تنہا اور
اور ہمراہیوں کو بجلوس تمام روانہ کیا یعقوب سب
خوش ہوئی اور دعای عمر و دولت بیان کی جب
دروازہ شہر کی قریب پہونچی تعظیما اور تکریما خود حضرت
یوسف استقبالا آئی جب مواجہہ یعقوب آئی پیادہ
ہو کر سواری اوتر کر سلام کرین مگر باشارہ جبرا

بسبب ہوا یہی آذر کی مر اسلام کھلائی اور انگیز
ہوئی اور خوب سی ہوئی یوسف کی نظرانہ ملاقات میں
ہزار ہا لونڈی غلام آزاد کیا اور بیرون شہر ایک مکان
عالیشان میں اوتارا بعد کئی روز کے بہ دل جمعیت
کاہ بھیج کر یعقوب اور لیا علیہ اپنی خالہ کو تخت پر
بٹھایا ان دونوں نے سجدہ کیا یوسف نے ایک
مکان سب کو بخشدیا کہ مقیم ہوئے یعقوب نے درس
وتدریس علم دین میں شغل کیا اور زلیخا بھی رہنے لگی
[illegible] یوسف اور بیبیا میں ایک ہی مکان میں رہتی
ع

تبی جا بیس برس کی بعد جبریل نی یعقوب کو خبر دی کہ جب
کنعان کی طرف وہاں زیارت قبر آبا و اجداد شریف
لیجائی چنانچہ یعقوب فورا اپنی اولاد سی رخصت ہو کر
ایک ناقہ پر سوار ہوئی اور اپنی مصر ہوئی جب قبر ابراہیم
اور اسحاق پر پہونچی سو رہی خواب دیکھا کہ ابراہیم ایک
تخت پر مزین ہیں اور اسماعیل اور اسحاق بھی وہاں
ہیں اور تیری منتظر ہیں جب بیدار ہوئی یعقوب نبی
ناقہ سی اوترے دیکھا کہ تو مصر میں جا کر یوسف سی کہیو ہمارا
کہ یعقوب ایک سو ستاون برس کی عمر میں دنیا سے گذر گئی

وہ روانہ مصر ہوا اور بیچ قبر ابراہیم برابر آپکی اور رخصت
ہوگئی اور فرشتوں نے بعد نماز جنازہ دفن کیا یہ واقعہ
سنہ ہوا میں گزرا اور بعد تیئیس برس کی زلیخا نے
قضا کی اور بعد زلیخا چالیس دن کی بعد یوسف نے یعقوب
کو خواب میں دیکھا کہ میری مشتاق و منتظر ہیں تب اور وقت
اپنی لڑکوں کو وصیت کی اور تیسری روز ایکسو دس
برس کی عمر میں انتقال کیا اور لڑکوں نے بعد تجہیز و
تکفین بموجب وصیت تابوت یوسف دریای نیل میں

بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہی بزرگ تھی

اور حمیت عرف صحیفہ نور نبوت سی بہرہ ور تھی خصلتی

نبی رحمت سے انکی بالکل خدا نے اسباب و اولاد و مال بیشمار

اور ہو اشتی جب دیا تھا بہ حضرت ہمہ عبادت خدا

اور شکر گذار رہتے تھے برکت اور فقیروں اور محتاجوں کی

کی پرورش اور خبرگیری فرماتی تھی تا اینکہ بہت نیکو

موصوف تھی جب خدا کو امتحان منظور کرنا تھا

عبادت کا منظور تھا ابلیس غیب سی ایک آگ کو مسلط

کیا کہ بیچ سب مویشی اور اسباب و جانور انکا

جب کہ مکان سیاہ ہو گیا کہ رب ہمیشہ کا اور عبادت میں مصروف

رہی بہر اولاد اُسکی [illegible] کی بہنچی دب کر مر گئی

کہ رب ہنسا کی ہوئی ہر ایک [illegible] ہی بی نکو ہبر لیا کہ

با وضو ایک آبلہ نکلا وہ برہنی برہنی تمام بدن میں پہیل

گیا اور سب بدن سڑ گیا اور کرم پڑ گئی اور گوشت

بوسیدہ متعفن ہوئی تب بی بیان محمود ملاق لیکن مگر

زوجہ اُسکی رحمت بنت یوسف نے بک حال پر

حلال رہی اور مکان سے نسبت سلیقہ نہایت ترخدمت

کو اپنی ہمیشہ مصروف رہتی تا اینکہ لوگون نی شہر

سے

بی باہر نکال دیا ایک کا دنی با دوسری کا دو ٹکڑی کر
وہان بہی زمین پائی اسطرح بہاڑ کا دامن پہنچی
دو شاگرد اُونکی ایک مکان دیکھ بن زیر درخت
لاکر چہوڑ گئی فقط بی بی رحمت تنہا یک حال از ہیبت
کسی کا دامن جاکر کچھ مزدوری کرکی دو وا اور غذا
بن صرف کرتی اور جو ٹکڑا پارچہ باقی رہتا
خود کہاتی ایکروز کہین مزدوری نملی ایک عورت
نی پانی طلب کچھ دیا کہ تہوڑی بال سر کی کاٹ
بی شیطان علیہ اللعنۃ لی آتو بیچ ڈالا ہر خلاف

بیان کیا کہ تمہاری بی بی چوری کی اور بال سر کی
کاٹی گئی یہ سنکر آپ بہت روئی کہ کبھی ایسا
ایسی مصائب میں نہ روئی تھی دلمیں عہد کیا کہ
بروقت شفا سو کوڑی اپنی زوجہ کو مارونگا
بعضی لکھتی ہیں کہ ایکدن شیطان نے نمایان ہی
بشکل پیر مرد ہوکر رحمت سی کہا کہ اگر تم شراب و
کباب خوک ایوب کو کہلاؤ تو بہت جلد شفا
ہو رحیمہ نی تذکرہ ذکر کیا آپ بہت ناخوش ہو
اور عہد کیا کہ بروقت شفا سو کوڑی مارونگا

الغرض اٹھارہ برس کی مصیبت میں کبھی ذکر و فکر
خدا اور صبر میں فرق نہ آیا کہ بعجب شکر و صبر مشہور و
معروف ہوئے آخرکار کرم دریائی ایوب حکم
خدا و عطای شفا کی ہوا جبرئیل نے آکر تعلیم کیا کہ ایک
پاؤں اپنا زمین پر مارا و چنانچہ دو چشمے آب کے روان
ہوئے ایک گرم اور ایک سرد گرم سے غسل کیا اور سرد
نوش کیا فورا بعنایت خدا صحیح و سالم ہوگئے اور
رنگ جلد بدن زیادہ سرخ و سفید ہوا اور ایک
جامہ بہشت مرحمت ہوئی اور ایک گوشہ مکان میں

مصروف عبادت تھے کہ رحیمہ کچھ مزدوری کر کے اُن

دیکھا کہ حضرت ایوب نہیں ہیں بے اختیار رونے لگیں کہ

کوئی جانور صحرائی کھا گیا ہر طرف تلاش کی دیکھا

کہ اچھے ہو رہے ہیں تندرست بہشتی ہیں شکر خدا کر کے استفسار

حال کیا اور پوچھا نام ایک گاؤں کا جو کہ مابین دمشق و

شام ہے سکونت اختیار کی اور پھر حق تعالیٰ نے

بدستور سابق مال و اسباب اور اولاد اور مکانات

اور مواشی اور نقد و جنس سے سرفراز کیا اور بی بی

رحمت کو حسب وعدہ سو تنکے جاروب کی مارے اور

ابد

ایک سو اڑتالیس برس کی عمر میں قضا کی اور دن چھوٹی
ایک بیٹا زندہ باقی میں حضرت شعیب جنکے
پیغمبر مدین بن ابراہیم علیہ السلام پیغمبر ہوا جب
اسمعیل میں میکا بنت لوط انکی والدہ یا جدہ ہیں
بوجہ شیرین زبانی اور فصاحت بیانی جناب
رسول خدا نے انکا لقب خطیب الانبیا ارشاد فرمایا
اصحاب ایکہ اور اہل مدین کی ہدایت کیواسطے
مقرر کیے کہ وہ لوگ بت پرست اور فریبی اور
ظالم اور رہزن اور چور تھے چنانچہ بعضے انکی

ہدایت سی مسلمان ہوی ہی آور اکثر انکو دروغگو اور

کاہن سمجہکر وعظ و نصایح سی منحرف

رہتی آور ہرگز انکا کہا نہ مانتی تہین تو سنگسار

کرنی کی اور اپنی قوم کو منع کیا کہ انکی باتین نسنو

اُسوقت آنحضرت کی دعای بدسی آثار عذاب

خدا معلوم ہوی خود ایکہزار سات سو آدمی جو

مسلمان ہوئی تہی اپنی اہل و عیال کی ہمراہ لیکر

ایک فرسخ شہر سی باہر باشارہ جبرئیل چلی گئی

اور انپر پانی اور مکانات اسقدر گرم ہوئی کہ

جلنی

طبقہ جہنم ہو گیا تھا شدت گرمی جانے صحرا بیابان کی طرح
زمین سے گوشت اونکا سڑ گیا اور تمازت آفتاب
سے بدن اونکے کباب ہو گئے ایک لکہ ابر ظاہر ہوا
اونکے سایہ کو بہت غنیمت سمجھے مگر اوس سے ایک
آگ نکلی کہ سب سوختہ ہو گئے اور باقیماندہ آوازہ
ہولناک سے فنا ہو گئے یہ واقعات سنہ ۱۲۳ ہبوط
میں گذری شعیب مع اون مسلمانوں کی آبادی
مدین میں مصروف ہوئے مگر تباہی قوم سے نہایت
غمگین رہتے اور رویا کرتے تا اینکہ نابینا ہو گئے

[illegible]

ہوکر شہر مصر میں جا کر رہا اُن سے دوستی کر کے دروازہ

مصر پر ایک اُن سے دونوں بطور فقرا ایک خربزہ

مانگا اُوسنے کہا ہمارا مال بیچ لاؤ تو خربزہ لو بقچہ

بیچ لائے جب بیت بیر اُنہ مصر میں جا کر بادشاہ کو

ایک عرضی دیکر داروغہ قبرستان ہوا اور مدتوں تک

وبا کثرت سے تھی فی مردہ ایک دینار لیکر دفن

کرنے دیتا تھوڑی دنوں میں امیر ہو گیا پھر کوتوال

... ہو کر صوبہ پھر بادشاہ ہوا تقدیر مساعد

ہوئی

ہوئی بعد چندی وزیر مر گیا اسکو خلعت وزارت ملا

جب بسر حکومت آیا ہامان نی تین برس کا زر

یعنی خراج ملک اپنی پاس سی دیکر رعایا کو معاف کردیا

اس وجہ سی تمام رعیت خوشنود ہوئی اتفاقاً بعد چندی و

بادشاہ مر گیا سب نی بالاتفاق اسکو بادشاہ وقت

کیا تب فرعون نی ازراہ کم ظرفی دعوہ خدائی کیا

اور سب سی چاہا کہ میری پرستش کرو مشہور ہاین

منادی کی کہ کوئی علم دین نہ پڑھی چند روز میں

رواج دین اسلام اوٹہ گیا اور دین یوسفی کو

ہوا اتنے برس تک بت پرستی خوب ہوئی بہر سمت
پس تب موقوف کرکے اپنی پرستش کو حکم دیا
پہلے قبطیون نے فرعون کو پوجا مگر بنی اسرائیل
اپنے دین پر رہے اسی سبب سے وہ مردود انکو
ذلیل جانتا مگر ایک عورت صاحب حسن و جمال
قوم بنی اسرائیل سے بنام آسیہ بنت مزاحم اپنے
نکاح مین لایا ایکمرتبہ دریاے نیل خشک ہو گیا تو لوگون
نے کہا کہ اگر تو خدا ہے دریاے نیل کو روان
کردے وہ مردود سعید الاعلی کے غار مین گیا

اور

اور حق تعالی سی ملتجی ہوا کہ ان کا ذنب بخشی ان پاپیو
مین اور گناہ کارون کو اپنی رحمت سی دریای
نیل کو روان کردی کہ جبرئیل بشکل انسان تشریف
لائی اور فرمایا کہ ای فرعون جو بندہ اپنی خدا
سی باوصف ملی نعمت کی منحرف ہوئی اوسکی کیا
سزا ہی فرعون نی کہا کہ دریای نیل مین ڈبو
دینا یہہ نوشتہ اوس سی لکھوا کر اپنی پاس رکھا
پھر حکم خدا سی دریای نیل اوسکی اختیار مین کر دیا
کہ جب خشکی وتری منظور ہو ویسا ہی ہو جاتا

بمکان عالیشان بنام عین الشمس لب دریا ہوا اور دو
درخت ایسی لگائی کہ اوسکی ہر پور سے روغن
زرد مثل عسل نکلتا اور اکثر بیمار بحکم خدا اچھی ہوتے
اسی وجہ سے کفار زیادہ پرستش کرتی ایک شب
فرعون نے خواب دیکھا کہ ایک آگ نے دیار مصر
کو جلا دیا صبحدم منجموں کو بلا کر تعبیر خواب چاہی
سب نے بالاتفاق کہا کہ قوم بنی اسرائیل سے
ایک لڑکا پیدا ہو کر تمکو تباہ کریگا خوفناک اور بہ
متردد و ہراسان ہو کر حکم دیا کہ کوئی مرد اپنی

عورت ہم صحبت ہو اور اطفال شیر خوار قتل ہوجاوین
پھر ایک شب نجومیون نے خبر دی کہ وہ لڑکا آج
نطفہ مان مین آیا سبکو حکم اخراج شہر ہوا اور خود
بھی اسکندریہ مین جا کر شہر اعمران نامی ایک
مرد بزرگ ملازم فرعون پہرہ دیتی تھی کہ یوخابذ
اونکی بی بی بضرورت اونکی پاس گئی چونکہ
وقت شب تھا سب سوتی تھی اور مکان بھی جلیہ
کا تھا باہم اختلاط کرکی ہم صحبت ہوئی
اور حافظ حقیقی نے اونکی

ایسی حفاظت کی کہ نو مہینے تک آثار حمل بھی ظاہر
نہوئے اگرچہ تجسس بہت ہوتا تھا مگر بعد مدت
حمل حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اس وقت یوخابذ
نے بخوف فرعون موسی کو ایک تنور گرم میں
ڈال دیا اور ایک بیگ جبرا دی جب سپاہی
فرعون لوٹ گئے یوخابذ کو کمال تاسف ہوا
جا کر دیکھا تو موسیٰ قدرت خدا سے بیت
جو سیتی تھے جلدی گود میں اٹھا لیا مگر متفکر
ہوئی کہ اب کیا کروں حکم خدا سے ایک صندوقچہ

غرض ان ماری نگاری نے ستر روپیہ دیکر ہوا یا آدو بیوی
کو دودھ پلا کر مارا چہرہ پیٹ کر صندوقچہ
میں بند کرکے سب سے پوشیدہ دریا میں جن
چھوڑ دیا اور مریم بہی بیٹھے سے کہا کہ اسکو دیکھتی
رہو کہ کہاں جاتا ہے لکھا ہے کہ اہل ہمسایہ سے
ایک شخص اس حال سے واقف تھا اوسنے یا جو کہ
ستر روپیہ رشوت لیکر بطمع دنیوی چاہا
کہ فرعون سے یہ حال کہدے اور قصد اسات
مرتبہ فرعون کے پاس گیا مگر حکم خدا سے زبان

اونکی بندہ ہونگی الغرض وہ صندوقچہ بہتا بہتا برابر

مکان فرعون پہونچا اوس وقت فرعون اور آسیہ

بنت مزاحم باہم بیٹھی تہی یہ دونوں میں فرعون

نی چاہا کہ بند ڈالی مگر صندوقچہ بہتا گیا کہ وہ

کافر تہا مگر آسیہ نی بہوت نکالا اسیطرح فرعون

نی چاہا کہ صندوقچہ کہولی مگر نہ کہلا اور آسیہ

نی بنرمی کہولا دیکہا کہ ایک ماہ پارہ نہایت

حسین کہیل رہا ہی آسیہ کی سوای ایک لڑکی

کی کہ وہ بہی مبروص تہی اور اولاد نہ تہی وسکو

ایما

اپنا فرزند قرار دیا لگتا ہی کہ مزاحم اور عمران مصنفی بیان
بھی مزاحم آسیہ بنت فرعون کو اور عمران بھی یاد
اور موسی اور مریم پیدا ہوئین اسی رشتہ سی آسیہ
بمنزلہ عمہ موسی ہوئی دختر آسیہ جو بیروی
بھی مریم بن موسی سی اچھی ہوئی اسی وجہ سی او
بھی آسیہ موسی کو پیار کرتی تھی بہت واثبان طلب
کین مگر موسی نے کسی کا دودھ نہ پیا تب مریم خواہر
موسی جو ہمراہ صندوق تھی تب کہنی لگی کہ میں ایک
دائی لاتی ہوں اپنی ماں کو لائی اور ساتھ لیکی

اور بعض کہتے ہین ہواری مضطر ہوئی کہ دودہ پلایا
کرو کسی مرتبہ ہو تہا بند مادر موسی نے بہر محبت کہا
کہ اپنا بیٹا کہدین مگر حکم خدا سے سکوت کیا اگر و
فرعون موسی کو پیار کرتا تہا اور بوسہ لیتا تہا
کہ آپ نے ایک ہاتہہ سے اب طمانچہ مارا کہ مونہہ
اوسکا کج ہو گیا اور داڑہی اوسکی ایک ہاتہہ سے پکڑ
کے نوچ ڈالی بہت ناخوش ہوا اور سمجہہ گیا کہ
وہی یہہ لڑکا ہے کہ مجہکو تباہ کریگا حکم قتل دیا
مگر آسیہ نے سمجہایا کہ لڑکونکا یہی دستور ہے

او

اوسوقت ہامان نے پر فرعون نے امتحاناً دو طشت
منگای ایکمیں یاقوت دوسرمیں آگ موسیٰ
نے چاہا طرف یاقوت کی طرف ہاتھ بڑہاوے جبرئیل
نے اونکے ہاتھ طرف ہیر دیا اور ایک انگارہ موسیٰ نے
اوٹھاکے اپنی مونہہ میں رکھ لیا کہ اسی وجہ سے
لکنت کرتی تھی اور فرعون اور ہامان کو
وحشت رہی اور پرورش و پرداخت بناز و
نعمت ہوتی رہی تاآنکہ تمیز رسیدہ ہوئی اور
شادی اونکی قبطیوں میں ہوگئی اور دو لڑکی نام

ہوتی
دشمنی جمعی پیدا ہوئی اگر وہ وقت جانبیت
بنی قابون یاوری کو منع کیا کہ تو سامری بھی
لگایان بزور بھی اودشمنی نہ مانا آپ نے ایک ا
کہونسا مارا کہ وہ مرگیا دوسرے دن پہر سامری کو دیکھا
نے
کہ ایک قبطی مار رہا ہی آپ قبطی سی کچہ ناخوش ہو
ہی کہ سامری نادان بولا کہ قابونکی طرح مجکو بہی
نہ مار ڈالنا قبطی یہ سنکر بولا کہ تمہی قابونکو کہونکر
مارا آپ نے سب حال صاف صاف بیان کردیا مگر
ضعف
عدالت فرعون سی مخوف ہوئی کہ وہ باد
تو

کی مدارات خوب کرتا تھا سو ایک قبطی نی

حال بیان کیا کہ خزبیل تجار نی خبر دی کہ ملک جادو

نبن ہاری جاوکی اوسوقت ہوسی بخوف جان

بے سر و سامان پیادہ پا بہاگی اور رات شب و روز

صحرا نوردی سو کر مدت کی گنو بیر پہچکر کیا دیکہتی ہیں

کہ ایک جماعت ابی سو ٹیکو پانی پلا کر جاتی ہیں اور

دو لڑکیاں اپنی بکریاں دبلی دبلی لئی ہوئی ہیں

ہیں اسو ہی کہ ایک ڈول و رسی اور ایک سنگ گران

لب چاہ رکہا ہی اوسکو کون ہتائی او پانی

بڑی قوت تھی اور رحم دل تھا اوس پتھر کو
پھینکدیا اور اونہیں سے بکریوں کو سیراب کیا
اور ایک درخت کی سایہ میں تشنہ و گرسنہ بیٹھکر حق
تعالی سے دعا کی کہ یارب میں بہت بھوکا ہوں
وہ دونوں صاحبزادیاں حضرت شعیب کی تہیں
بہت خوش ہوکر اپنے باپ سے کہنے لگیں کہ کوئی
مقبول خدا ہے حضرت صفورا بڑی صاحبزادی
سے کہا کہ تم جاکر بلا لاؤ کہ میں مزدوری پانی
کا دونگا چنانچہ اپنے ہمراہ لے چلیں موسیٰ بھی پہنچے

صفورا کو پیش کیا کہ میں نا محرم ہوں جب شعیب
سے ملاقات ہوئی بہت تعظیم و تکریم کی اور فرمایا
کہ اگر تم آٹھ برس بامانت و دیانت ہماری پاس
رہو تو سب کام تمہارا درست ہوگا اور عقد صفورہ
بھی تمسے کر دیا جائیگا یہ سنکر راضی ہوئے اور نوشتہ
لکھ دیا شب و روز خدمت شعیب میں ملازم رہتے اور
بکریاں چراتے بعد چندے ایک عصا مرحمت ہوا وہ
عصا کیا تھا سو کہ آدم نبی جو بہشت سے ہمراہ آدم
علیہ السلام آئے تھے اور حضرت شعیب کو ورثا

حاصل ہوئی تھی اور حضرت شعیب نے فرمایا کہ جب
تو صحرا کو نہ جانا کہ وہاں ایک اژدہا ہی اتفاقاً
ایک روز بکریاں اوسیطرف کو چلی گئیں اور موسی بھی
رہی آخر موسی ایک بلندی پر سو گئی اور عصا
پہلو میں تہا کہ وہ اژدہا نکلا یہ عصا بشکل اژدہا
بنکر اوس سی لڑا تا اینکہ مار ڈالا موسی جب
بیدار ہوئی یہ حال دیکہہ کر حضرت شعیب سی
عرض کی الغرض آٹہہ برس حاضر رہکر بیت رامنی
کیا اور حضور رہی عقد کرکی دو برس از خود

رہے

رہی دسوین برس مال و اسباب اور نوکری تمام
اور موسی اور اہلخانہ کو لیکر راہی مصر ہوی شام
کو میدان طوی مین منزل کی اوس وقت آندہی
اور مینہ اور تاریکی بہت تہی ایسی وقتمین صفورہ کو
درد زہ شروع ہوا موسی نی واسطی رفع سردی کی
آگ کی تلاش کی چقماق نی آگ نہ دی موسی
نی پہینک دیا اوسی عرصہ مین کہ حکم خدا نہین
ہی اس عرصہ مین طرف کوہ طور ایک شعلہ نور دیکہا
ہے اوسکو شعلہ آتشین جانکر چلی صفورہ نی کہا

اس سے یقین ہے جانب تجھ کو بہت ہیں ہوشیار تا

یہ بولی میری پاس عصا اور نعلین ہی جب فر

روشنی آئی ایک درخت عناب پر شعلہ نور دیکھا

حکم خدا ہوا کہ نعلین اوتارو اور عصا پھینک دو کرتا

میں ہاتھ پہ ڈالو مار ڈالا بخوف پکڑ لو کہ ہاتھ میں

مقدس پاک ہی فوراً گل میں لائی نعلین

بچھو ہو گئی عصا اژدہا بن گیا ہاتھ میں یک

سفیدی ظاہر ہوئی یہ حیرت زدہ ہو کر مخوف

ہوئی حکم خدا ہوا خوف مکر اژدہا پکڑ لو حسب تا ہاتھ

لگایا ہے تو عصا تھا جھو پڑاون کو جب پاؤں پکا

ہے تو نعلین نبی ہے عقیدے دست دیکھی مثل آفتاب

روشن نبی جیسی ید بیضا کبھی ہیت نشانہ ہو انبار

نبوت پر دو دلیل قوی عنایت کی ہمیں ایک

59

ید بیضا دوسری عصا لکھا ہے کہ اون عصا میں

چند خواص باطنی تھی کبھی اژدہا کبھی نشانہ سیاہ

کبھی سیپ تارے کبھی شجر بار بردار کبھی گفتگو کی انسانی

کبھی کھانا پکاتا کبھی پانی لاتا اور بطاہر عصا سے یاد

جب مقابلہ دشمن آتا اژدہا بنتا بہتر ہتھیار نہ ہوت

شق ہای فیل آدمیات ہوانت شق دندان فیل جابر
کرنا اور ریشم مین شق نیزہ راست کرنا علی ہذا جو
شکل ہوئی ترکیب ہونا اور وقت موسی نی
عرض کی کہ یارب دل وہاب اور بکرہان ودہ
عیال میری صحرا مین تنہا ہین اور زبان میری
لکنت کرتی ہی اور بہائی مجھسی دور ہی اور
فرعون دشمن جان حکم ہوا ہم اونکی حافظ ہیں
اور زبان تمہاری کشادہ ہوگی او بہائی تمہارا
تمسے دوستی کریگا اور فرعون مغلوب ہوگا کہ

م

تم چلے جاؤ اور فرعون کو آگاہ کرو ابت بڑی آئی ہوگی
کہ تمکو پیغمبر کیا ہمنے لکہا ہی کہ جب تو سی پیغمبر ہوے
اٹہاسی برس کی عمر تہی الغرض جب میدان طور
سی ہوتی صفورا کو دیکہا کہ ایک بیٹا پیدا ہوا
اور جو دن مدت صفورا بن حاضر نہ ہو سکی تہا
آگے لائی کہا تو نبوت خاص ہوا ہے سب حال
بیان کیا اوس نیک بخت نی اوسیوقت
فہمایش کی کہ تم عصا لیکر ابہی روانہ ہو جیسے فرد
ہوسی شہر مصر میں پہونچی کچہہ رات گئی تہی

منھ کہ جن کی آل و اولاد و عیال بہت خوش ہوئی
اور بہت شعرو شاعری کی اور چراغ خانہ جلایا اور نمک حرام
نان جوین حاضر کی بہ کہا تا کہا رہی ہی کہ ہادونان
تشریف لائی بنا بنی ملکر بہت روی موسی نی
سب حال گذشتہ حضرت شعیب سے عرض ہوتا مصنوعہ
سی عقد کرنا میدان طوی میں تنبیہ نا شرف بہ نبوت
ہونا فرعون کی ہدایت کو آنا عصا اور ید بیضا کا
معجزہ دکہانا ہر امر میں کامیاب ہونا مفصل بیان کیا
اور مٹی کی بعد چہارم روز کہ وقت صبح مع ہارون

فرعون تک ہدایت کو پہنچانا اسکو دروازہ فرعون تک
دونو بھائی پہونچی شہر درنہ جو وہان بیٹھو نگہبان
نی سجدہ کرنی لگی اور فرعون بالاخانہ پر تہا خبر دو اسکو
نہوئی دو برس تک پڑی رہی آخر وہ فرعون نی
فرمایا ایک سحرہ ہی کچہ کہا اور سننی لگا وہی کہا
ای خداوندہ وآدمی ہی تین مرسلہ خدا بہجی
ہین بیہ سنکر فرعون طلب کیا اور سامنی بلا کر پوچہا
کہ ہمنی تمکو پرورش کیا اور تم ہمارا کہی ہوئی نہی کرتا
ملک کا اب مرسلہ خدا نہ ہی ہدایت کو آیا ہون.

فرعونکو ایک مہلت ہوئی پوچھا اگر من دون خدا
اختیار کروں تو کیا ملیگا فرمایا ازسر نو جوان ہو
اور شرق سی مغرب تک حکومت ہوگی اور سو برس
تک اضافہ عمر ہوگی اوسنے کہا جواب اسباب کا کل
دونگا بعد ہامان بی ایمان سی مشورہ لیا اوسنے
منع کیا کہ سلطنت میں آجتک دعوی خدائی کیا اب
بندہ خدا ہوگئی اور تجکو ہوس جوانی ہی میں
آج رانکو جوان کر دونگا چنانچہ عالم خواب میں
خضاب لگایا اسی بات نے فرعون باغی ہو گیا

جسکو موسیٰ نے کبھی نکالا اگر نہ پیغمبر ہو تو کچھ عجب نہ
دکھاوہیں آپنی عصا چھوڑ دیا وہ بدستور اژدہا بن
گیا اور بروایت وہب بن منبہ پچیس ہزار آدمی
مر گئے اور خود فرعون نے دشمنی ید بیضا دیکھ کر بھی
ہوا کہ آج معاف کرو کل بعلاج بیکد پکر جواب دینا
کی علی الصباح فرعون نے موسیٰ سے چہ مہینہ کی
رخصت لی اور شہر شہر ساحر دیکھو بلا کر طلسمات
بنوائے کہ موسیٰ کو شکست دیں اور بعد انقضائے
مدت موسیٰ و ہارون کو بلا کر ایک میدان وسیع

[illegible] پھیلا پھیلی اپنی طلسمات ظاہر کیں پھر موسیٰ
نے عصا اپنا چھوڑا وہ اژدہا بنکر سب کا سب طلسمات
کو مع ساحروں کی نگل کیا اور چھ ہزار آدمی مرے غرض
پھر فرعون پر حملہ کیا کہ وہ مکان میں چھپا اور اکثر مکانات
نیست و نابود ہوگئی پھر جانب کوہ چلا اور پیر نکلنی
لگا اوسوقت موسیٰ نے روک لیا ورنہ سب طبقہ
مصر تاراج ہوتا سب کو یقین ہونے موسیٰ ہوا
لشکر وہ ایمان لائے اور موسیٰ کو سجدہ کیا مگر
فرعون نے اون ایماندارونکو قتل کیا اور خود نا

زلالا دو سوفت موسیٰ نے دعا بی بیکل حکم ہوا کہ صبر کرو
تا اینکہ چالیس برس با وصف ہدایت راہ راست پر نہ آیا
اور ہامان نے بھی مشورہ نیک نہ دیا بلکہ ایک منارہ
سات برس میں بصرف کثیر بنوایا کہ دو برس میں
آدمی اوپر جاتا تھا وہاں فرعون نے جا کر ایک تیر
آسمان کی طرف مارا کہ وہاں سے خون آلودہ واپس آیا
بہت خوش ہوا کہ خدائے موسیٰ مر گیا بعد اوسکے جبرئیل
نے اوس منارہ کو ایک پر کے اشارہ سے تین ٹکڑے
کر دیا کہ ایک دریا میں اور ایک لشکر فرعون میں اور ایک

دیا رنج ہوں کہ اگر بیت آدمی ہلاک ہوئی کہتی ہین
کہ سبب بہلی ہلکان خستی بنا رہ فرعون نابید
کہ زبان اس حال کی بیبون برس آسیہ نین فرعون
ایکدن شانہ کرتی ہی کہ شانہ اوسکی ہاتھ سی گر پڑا
بیساختہ زبان آسیہ سی نکل گیا کہ فرعون کو خدا
غارت کری یہ سنکر اوس ملعون نی پوچھا کہ تو
کس خدا سی کہتی ہی شاید موسی کی باتون پر ہولی
ہی مجکو خدا جانتا اوس معصومہ نی کہا بسرا مالک
خدا ہی زمین و آسمان ہی بہوریں دیر بہ کہ فکو

او

آخر اوس ملعون نے اوس سودہ کو شکنجہ میں باندہ
عقوبت دیکر شہید کیا اور سب قوم بنی اسرائیل
پر ظلم و ستم بہ نسبت سابق زیادہ کرنا شروع کیا
تب موسی نے دعای بد کرنا معمول کیا اور
بدفعات عذاب خدا نازل ہونے لگا مثلاً دریا
نیل خون ہو گیا ٹڈی یعنی ملخ بکثرت آئین جوئین
بہت پڑنے لگی آندہی زور و شور سے آنے لگی
آب دریای نیل خون ہونے لگا اسطرح اکثر
آیات ظاہر ہوتی رہی اور ہزارہا آدمی مر گیا

پھر ...لوں نے شعبان وعدہ جان دہی کا کیا
پر مخلصی عذاب سے نا کہنا مجبور ہو کر آخر موسیٰ
کو بنی کے حکم خدا ہوا کہ تم قوم بنی اسرائیل کو
ہمراہ لیکر دریا سے نیل سے گذر جاؤ موسیٰ نے
بنی اسرائیل سے کہا کہ بنا سامان سفر درست کرو
چنانچہ سب نے قبطیوں سے زیور اور اسباب
بنام شادی مستعار لیا بلکہ فرعون سے بھی جہاز
مل سکا لی آئی اور تابوت حضرت یوسف کو دریا
نیل میں غرق تھا باہر نکالا ایک ضعیفہ کی کہ از سر نو دیا
دی

ب بی جوان تو کښی بی بها قبض من لکه بیل تبا

ره ای و شب کښی نصف شب کو کړه نیم شبی

دنی سفر بی سر بی کړه بار ه کړه بنی لکه دا

سری به محرم وقت صبح جبه کی فرعون به

بر لښکر و تش فوج لکه بیمی به و وقت جبریل

را نو بی کړ با موسی عصا اپنا بی لی پر بار و در

به دعا پر هو اللهم لك الحمد وإليك المشتكى

وأنت المستعان ولا حول ولا قوة إلا بالله

العلي العظيم بيا نو موسی فرعون مل رب لا ئی بره

ی اور اُنکے لیے بیچ رستہ خشک کر دیا تب
قوم بنی اسرائیل بخوبی گذر گئی کہ موسیٰ بھی
رہے اس عرصہ میں فرعون بھی مع فوج آ پہنچا اور
دریا دیکھکر متعجب ہوا کبھی قصد لوٹنیکا کبھی
تھا اور کبھی دریں سو سوے اختیار کرنیکا کرتا
اس عرصہ میں ہامان نے عرض کی کہ دریا بیچ
تیری حشمت اور جلالت دیکھکر پھٹ گیا انکا
تعاقب چھوڑو اس تردد میں تھا کہ جبرئیل ایک گھوڑے پر
سوار ہوکر نکلے فرعون کا گھوڑا بگڑا ہر چند اوس ملعون
نے

یا اور دیکھو شیر تھا ایک گدڑ بھی بیچ میں تھا پر
ب لشکر ایک بار ہو گیا جب نصف دریا میں پہنچا
شکا ہو گیا اور نصف کم ہو کے بھی پانی دیکھا اور فرعون
ع لشکر دیکھا جو اپنی بادہ نوشی میں کیا
و دیکھو جب مرگ ہوتی ہے تو نصیحت ہوا کا اور
نیا جز ایلی ایک مشت خاک اور کہی ہو نہ ہے
ڈال دی کہ جادو ہو رہی عمر ہر مر گیا کہ ہاران نبی
ایمان حق ہو الیکن تب ہزاران دست درازی و
در مبدی اور گداگری مر گیا ہو جس نے پہنچ کر بان

دو پانی غرق کیا اور وہ جب تابوت فوج ہمراہ لیکر بیدر
مصر کو روانہ کیا اور بافیانہ بنی اسرائیل دور تکو
روانہ ہوئی اثنای راہ میں ایک چشمہ شور ملا موسی
نے ایک قسم کی لکڑی اس میں ڈالی کہ شیرین ہوا
چند روز بنی اسرائیل شریعت ابراہیم پر قائم رہے
مگر موسی نے درخواست شریعت جدید کی تب
حکم خدا ہوا کہ کوہ طور پر جا کر دعا کرو غرض پہ تب
نے ہارون کو مقام پر اپنے بٹھایا اور بعد کر کی ستر
آدمی کو ہمراہ لیکر طور پر گئے اور تیس روزہ رکھے

، در حالت حضرت ابن معروف سے کہا کہ

مردہ زندہ و دیکھو عجب سوہن اپنی دعا سے

ان کی بات آئی با بائی سامری سب کو بلا

لی ہے چند روز لی منع کیا کہ کسی نماز کی

۶ طلب سوی سامع ہو ا در یار جو کو

خدا عنایت ہوتی ا در ادن نشہ آدمی کو

بہ بد اعتقادی دعای بری مردہ کیا پیر

انکے نذر کی ہمراہ لائی اور حال کہا کہ

ابن سکر سبب نا خوش ہوئی ہارو کی دعا

درہم برہم کیا اُن نے شمع کو بجھا دیا اور مجھکو خبر کی اُسکی
ب اپنا ضعف حال اور عجز مقال بیان کیا موسیٰ کو
م آیا اور عذر تقصیر چاہی اور جو لوگ ساتھ موسیٰ کے
وسال بوجھی بنی قتل ہوئی اور پھر موسیٰ کوہ طور پر
مُرغب لیکی اور بخیال بزرگی و افتخار اسپر دامن
پروردگار سے ہی حکم ہوا کہ نہ دیکھ سکو گے مجھے
موسیٰ نے اصرار کیا حکم خدا ہوا کہ ایک پہاڑ کی
جانب نظر کر وہیں بغور نظر ایک تجلی دیکھکر
بیہوش ہو گئی اور وہ پہاڑ چہ ٹکڑی ہو گیا تب

تری جنگل بیابان کی آمد و رفت شہوتی ورزش کی
واسطے کی دوڑ کری توریت نہ بر لایا عجب ہوئی
ہوش میں آئی توبہ و استغفار کی اور موقوف کیا سب
توریت منسوب ہوئی اور موسی نے قوم کو کہا
قوم کو سنائی ہوکر احکام سخت ہیں وہ نافرمان ہو
تب جبرئیل کوہ فلسطین کو اٹھا کر دکھلایا سرد نیز
موجود ہوئی ناچار ہوکر توریت کی احکام پر
ہوئی مگر چند احکام سخت دے ہی ہوتی ہی اسلاف
ہوئی الغرض جب موسی آئی برس دریا تہ میں

یکے

یا ہوتی تب ایک صندوق ان میں بھی ہوتی تب

رتب کیا اور ایک قبہ ملبان میں رکھا اور ایک

پردہ بیچ قبہ کے ملولیت تو کر کاہون میں پیچایا

کر اوسپر ڈالا اور نام او مقام کا بیت المقدس رکھا

اور صندوق شہادت اور صندوق زین

کو کہتی تھی اور اس قبہ کو بولتی تھی اور زردن

اور اولاد ہارون اوسکی متولی ہوتی تھی اور سب

بنی اسرائیل کو فہمایش کردی کہ ہارون اور

اولاد ہارون کو یہ سنانا اور اونکی پیروی

انا

کرنا اور تمام بدن اس کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مر گئی الغرض یہ
تماشا عجیب ہوا اور مصر میں ایک شخص کو اس کے
برادرزادوں نے مار ڈالا کہ وہ مقتول قاتلوں کو پہچ
نتا تھا آخرکار فیصلہ اس کا موسیٰ نے یوں
کیا کہ تم لوگ ایک گاؤ زرد رنگ کی قربانی
کرو اور گوشت اس کا بدن مقتول سے مس کرکے
قدرت خدا دیکھو کہ وہ مقتول زندہ ہو کر اظہار
کریگا جب بچہ بلا کثیر اور قسم کی گاؤ ملی کر نہایت
بہت بہا اور قربانی ہو کر گوشت اس کا بدن

منقول ہی کہ ایکدن نہ ہو کر اپنی برادر کو
قارون نے کہا کہ موسیٰ نبی یا ابن فضل تا تو کمونز
کہا لکہا ہی کہ قارون نامی ایک شخص موسیٰ کی
عزیزوں میں تہا کوی چچا کوی بہانجہ کوی برادر
عمزاد کہتا ہی اس رشتہ کہ قارون ابن یصہر بن
قاہث اور موسیٰ بن عمران بن قاہث بن
عمران اور یصہر اور عزرا بم برادران حقیقی تہی
قارون بہت ذلیل تہا مگر مفلس و محتاج ایکروز
موسیٰ سی کہا کہ تم پیغمبر ہوی اور ہارون خلیفہ
اور

اور تو لیے ہی مجکو بھی کرشش بتا دو موسیٰ نے نہ دی
بعد چندے قارون نے کیمیا گری سیکھی اور صاحب
مقدور ہوا تب تو موسیٰ ہی دشمنی پر ثابت کی
ہوئی اور فرمایا کہ اے قارون تو زکوٰۃ دیا کر
اور خیرات کیا کر دشمنی کیا تمکو منظور ہے کہ میرا
مال زکوٰۃ میں صرف ہو جاوے اور وہ دن تم
بھول گئے موسیٰ سمجھے کہ اسکو عداوت ہے
قارون نے ایک عورت کو تعلیم کیا کہ سجدہ میں
جاکر نسبت موسیٰ زناکاری ثابت کرے چنانچہ

تی کہ قدرت خدا سی اُسکی زبانی کلام نکلا
د موسی برحق نبی ہین اور قارون نی مجکو
ہو اسلئی بہیجا تہا کہ تہمت زنا نسبت موسیؑ پر
لگاوے
ر قارون نہایت نادم ہوا اور موسی نی دعا
بد کی حکم خدا ہوا کہ زمین تمہاری تابع ہی جو
لہو کی وہ کری کی ایکدن قارون چلا جاتا تہا
موسی نی زمین کو کہا کہ نگل جا پس زمین نی ٹخنون
تک نگل لیا اسیطرح تمام بدن دفن کیا اور مال
اور اسباب بہی اُسکا بوجہ تلف ہو گیا یکبارگی

کر خدا کی قدرت دیکھو اس وقت دل میں نبی کی ہیبت جمی
کبھو کبھی نبی موسیٰ کی قوم جباروں کی کمک
فوج ہزاروں کی اور دریاؤں پر خیمہ بپا ہوا اور
بارہ سردار دیکھو وسطی خبر لینی عمالقہ کی طرف
بھیجا عوج بن عنق دیکھکر کی اپنی دہشت بادشاہ
اور بادشاہ کی خدمت میں لیکیا کر دہشتی بہرادت
جو نبی یہ بارہ سردار پارہ کر کی بلند اور جھنڈا
کر کی موسیٰ نبی الغرض اپنی لشکر میں آئی کالو
اور یوشع نے یہ حال کسی سے کہا مگر باقیوں نے

اب سب ہی کہتا کہ عمالقہ لشکر پر اوتن آقدر پھیل گیا

کہ جنگ جدال اور حرب قتال سی متصرف ہوی

اوس وقت چار آدمی موسی ہارون یوشع و

کالوت بھنا یہ چاروں آئی پہلی عوج بن عنق

نی موسی پر حملہ کیا آپ پہ جستی دجالا کی در کر

اچہل کی عصا اپنا کہ دس گز کا تہا اور قد موسی

ہی دس گز کا تہا تین مرتبہ اوسکی ٹخنو پر مار اکر

قدرت خدا سی وہ ہلاک ہوا کہتا ہی کہ عوج بن

عنق کی باپ کا نام سیحان اور ماں کا نام عنق تہا

دو بند آم جو اس موسم میں نہیں تھا اور [illegible]

اور نہ ہوا اور بغیر کسی کا تھا اور کڑوا دو شی

کا اور کھوپڑی زیادہ تھا اور نہیں ہزار جو

برس کی عمر میں القصہ میں سر پل پر شرف

ہوئی ہیں مدد ... ہو کر ہیں فقر و فاقہ سے

فریادی ہوئی اور بدنامی ہوئی پس ولیکن

اونکی موذن ک ... ہوئی کر بعد ... بغیر

خاردار سی پیڑ ہوتی ہیں اور کباب میوہ بنا کر

اوسکی سات کہانی مگر تھی کا زیر قبضہ تھا ہو

چشمہ ہنر کہ اسکو جو اکبر کہتی ہیں یہ کسبہ بادکا ہو
سی چلنہ چشمہ جاری ہوتی اور سفر میں ہمراہ
بہتی کہ وہ خشک ہو جاتا اور جب پانی کی
کی ضرورت ہوتی حکم خدا سے پارہ سنگ اوس چشمہ
میں وہ ہوتی سب نئی ہو جاتی اور جب کثیف
ہوتی آگ میں ڈالتی کہ سفید ہوتی اور جو
لڑکی اوس زمانہ پیدا ہوتی ساتھ لباس تولد
ہوتی اور بعد نشو و نما بڑھتی جاتی جب بنی
اسرائیل نے من و سلوی سی نفرت کی کہ حکم

۔ دوسری مرتبہ جب موسیٰ کا حضرت یوشع کے ہمراہ
حضرت خضر بمقام مجمع البحرین تشریف لے گئے اور
وہاں یوشع کو وصی سلطان بنا کر رخصت
کیا حضرت خضر نے موسیٰ سے فرمایا کہ ہم سے کبھی
سوال نہ کرنا کہ تم ہمارے ہر بات پر اعتراض
کرو گے موسیٰ نے اقرار کیا دونوں ایک کشتی پر سوار
ہوئے کہ خضر نے دو تختہ کشتی توڑ ڈالے کہ کشتی کا
کشتی ڈوبتی ہے غرض ناؤ کشتی نے مرمت
کر لی وہاں سے اترے ایک شہر میں گئے اور خضر

[illegible] حسین کو ذبح کر ڈالا موسی نی کہا کہ تمہی
بھلی بوجہ کشتی توری اور اب بلا سبب طفل حسین
کو ذبح کر ڈالا موسی نی جب یہ گفتگو کی خضر نی
فرمایا اپنا قول و قرار بھول گئی موسی چپ ہو رہی
وہاں سی آگی بڑھکی شہر انطاکیہ میں پہونچی خضر کو
منظور ہوا کہ ایک دیوار کہود کر از سر نو طیار
کریں چنانچہ ویسا ہی کیا موسی نی اعتراض کر
صحبت خضر سی علاحدگی چاہی او سوقت خضر
نی موسی سی کہا کہ کشتی توڑنی میں یہ مطلب

کر ایک بادشاہ ظالم اوسکو بزور دست ہونہ پا کبہی چھین
اور اوس ملک کی باز ڈالنی سی بیفایدہ بچاکر دہ
زلی اور بدکار ہوتا اور والدین اوسکی گرفتار
عذاب ہوتی اب تم ابدل ہوکا اور دیوار کی
گرادینی اوسپر تو تو نہ والی سی بہ خاص بتاکہ
اوسکی نیچی ایک گنج ہی وہ درم اور درم کی قیمت
کا ہی اگر دیوار خود گر پڑی تو وہ گنج ضایع ہو جاتا
اب تم رخصت ہو مگر چند نصایح یاد رکہو کی بات
کبہی نکالنا بی تعجب نہ سا کہ کار کو امیدوار

سمجھانے کا علم بکل پہنچو رہا جنگ عدل کی علاکنا کبی
کو ایذا دینا العرض اتنا رہ دکی بعد موسی خضر سی
رخصت ہوکر ہارون کی پاس تشریف لائی اور
بعد بیس برس کی موسی و ہارون اور شبر و شبیر
پسران ہارون کو ہ شوبک پر دو اعلی پہر کی گئی
وہان ایک باغ نفیس میں ایک تخت مرصع دیکھا
ہارون بشعور ہوئی اوس تخت پر سو رہی
کہ روح قالب سی نکل گئی تب ونہوں نی وہان
دفن کر دیا پہلی بنی اسرائیل نی تہمت موسی
بند

تک سب اتفاق کیا کہ ہر دو کو قتل کیا کہ شیث نبی
حال مرتد معلوم ہوا اور انکا نام معلوم ہو
اور معجزہ دیدہ الحکم اور روح پر آپ کے قتل ہوتے تک
درمیان مجرم و غیر مجرم اوس سی دریافت ہوتا تھا آخر
برس تک بنی اسرائیل میں باقی رہا جب موسی ایک سو
تیس برس کی ہوئی کی حکم خدا اسی زمانہ انتقال کو
جانا سب بنی اسرائیل جمع ہوئی موسی نی یوشع
علیہ السلام کی باب میں بہت فہمائش کی بلکہ اقرار
نامہ لکھوا کر یوشع کو اپنی ہمراہ لیکر جانب صحرا آئی

[illegible] کہا اور ضعیفی پیرہن میں نمایاں ہو گئی اور
بہت بیٹھی تھی ہن کہ ملک الموت نے آکر دور
کہا کہ میں اسی قبض روح کی آیا ہوں موسی
نے پوچھا کس عضو سی قبض روح کریگا بولا
منہ سی فرمایا اس منہ سی خدا سی ہمکلام ہوا
تھا کہتی لگا آنکھوں سی بولی آنکھوں سی نور خدا
کو دیکھا تھا غرض کہ پاؤں سی ارشاد ہوا کوہ طور
پر جاتا تھا بولا حکم خدا سی کہا ہی حق تعالی سی
ایک تمنا باقی ہی کہ پھر کوہ طور پر جا کر مجھہ

تو

عرض کرو دن چنانچہ تشریف لیگئی اور دیکھا بہ حال د
عیال عرض کی جب وہانسی لوٹی اثنا میں راہ بن
ایک قبر کو دیکھا کہ کہودی ہے پوچھا یہ قبر
کسکی ہی فرشتہ کہ بشکل انسان تہی جواب دیا
عرض کسی کی کہ ایک مقبول خدا کی آسایش کا ہی
اور وہ ہم قد وقامت آپ کی ہین اگر آپ اسمین
لیٹین تا حال کہی وسبی معلوم ہو چنانچہ سوئی قبر مین
لیٹی اور کہا اچہی جگہ ہی پس جبرئیل نی ایک
بہشت سی لا کر سنگہایا کہ روح نی مفارقت کی اور

وغسل دیکر اور کفن کر کی دفن کیا اور نشان قبر
موسی کا نہ معلوم ہوا اور تابوت سکینہ کہ جسمیں تبرکا
ت انبیا ہیں اور سب انبیا کی ہاں وراثتاً رہا اور
معجزات بہت اوس سی ظاہر ہوتی رہی بنی اسرائیل
کی ہاں امانتاً رہا بعد

بہوت برس بعد مقام ربکا نزیت لیکی دریای
اردن انکی برکت سی خشک ہو گیا اور رستہ
پیدا ہوئی یوشع نی بارہ مناری بنائی وہاں
ہو نکلکر فتحیاب ہوئی پیرو انکی شہر ایلیا کو گئی

اور چند روز وہاں پڑا رہا آخرکار اکبر نے بعد فتح شہر
لڑائی شروع ہوئی اور قریب غروب آفتاب فتح کی امید
ہوئی لیکن وقت شب کہ شب یکشنبہ تھی بغرض عبادت
کی اور کام کرنا حرام تھا اس وقت دعا کی یوشع علیہ السلام
نے رجعت کی اور دن باقی تھا کہ فتح ہوئی لکھا ہے کہ
تین آدمی کے لئے آفتاب نے رجعت کی یوشع سلیمان
علی مرتضی کو اور بعد فتح پائی بلعم باعور اور بالق کو گرفتار
کیا اور مال و اسباب غنیمت جلادیا الغرض حضرت علیہ السلام
نے اکبر بادشاہ کافر کو قتل کیا اور دیکھو نشہر یہ کی حضرت

… کو بھیجا اور لشکر کی شکست
بعدہ لشکر بھیجا جس کا امیر ابراہیم بن یوسف کیا
فرنگی نزدیک تھا او [illegible]
پھر یعقوب نے با لشکر کو آراستہ کر کی بہ شام کی طرف
روانہ ہوئی اور بارق بادشاہ کا فرنگ کو مع دس ہزار
آدمی یکی قتل کرکی بہت و بارد یا تباہ کردہ کہلانا
بعدہ سنگ و توپ کہانی تپی کا لوٹ لی بعد کو
بھی شکل اوکی کردیا اور تمام ملک مصر و شام کو جنگ بھی
و بدل اپنی قبضہ میں کردیا اور قریب تمام وفات

دوساتوں بی بی کو خلیفہ کر کی مر گئی فقط ابن ثوری
اولاد یعقوب علیہ السلام تک بجمیع بجز یحیی بن یعوذا
وجہ بی شمعون ہیں کہ ان کی ماں کی اولاد ہر نالی ہیں
ہوئی ہدایت دین ہو سوی کرتی تہی ایکمرتبہ بحکم خدا
شہر داود کی کفار پر جہاد کا ارادہ کیا مگر بخوف ملا
لوگ نکلی آخرکار وبا سی مرنی لگی تا اینکہ آسی ہزار
مر گئی اور بعد ان کی مع استخوان سر کی حزقیل
نبی دعای زندگانی سی زندہ کیا مگر بو بی مرگ انکی
بدن سی نکلی بلکہ انکی اولاد تک بہی وہ بو باقی رہی

پھر کچھ دنوں اوسکی حرکات سی رنجیدہ ہوکر شہر بابل کو چلا
گیا اور چند روز کی بعد مرگیا [illegible]
[illegible] بحکم اجنبی [illegible]
بادشاہ اگر لوگ بت پرستی کرتی تھی جب الیاس نی
بحکم خدا اونکو وعظ و نصیحت کی بادشاہ بعلبک ایمان
لایا مگر ازبیل اوسکی جورو نی کہ بت پرست تھی اور ستمگر
زنکی جینی تھی اور سات بادشاہوں سی نکاح کری
چکی تھی ورغلا کر الیاس کا ارادہ قتل کیا
تا آنکہ الیاس بھاگ گئی ایک دن بعلبک کا لڑکا
بڑ

جب بیمار ہوا طبیبوں نی جواب دیا تب اوسنی یہ ہوئی شفا
چاہی لوگوں نی کہا کہ تا وقتیکہ الیاس قدم نہ رکھی
بُت ناخوش ہینگی اوس طبیبوں نی بچایا آدمی
واسطی قدم الیاس سفر کی کر خدا نی ابی فضل سی
اسکو محفوظ کیا اور وہ لڑکا مر گیا ایکدن حضرت
الیاس یونس کی گھر مین تشریف لائی اور جیسے
مہینہ رہی اور آرام میں یونس شیر خوار رہی
جب الیاس چلی گئی یونس کسی عارضہ کی سبب مر گیا
ماں اوسکی ساتھ دکھ کی بیچ الیاس کو تلاش کرنی

اُس نے اور مدد چاہی الیاس پیغمبر نے ہوئی جب

حضرت الیاس نے فرمائی امت سے ناخوش ہوئے

الیسع کو خلیفہ کیا اور خود معطل نظر سے ہو

میں نظر خلائق سے غائب ہو گئے کہتے ہیں کہ چار

پیغمبر زندہ ہیں دو آسمان پر عیسیٰ و ادریس

اور دو زمین پر خضر و الیاس

جب کہ

بنی ہوئے بجز نماز و روزہ و عبادت خدا اور

کچھ نہ کام کیا ایک دن چشمہ شور کو نمک سے شیریں

کر دیا

کر دیا اور ایک عمارت محتاج کو روغن زرد سے پال اور کیا
جب نافرمانی امت سے تنگ ہوئے ذوالکفل کو غضب
کر کے مر گئے
کہ صورت شرع کی کھینچی تھی اور نادرست حکایات اور
شریعت اور رسالتیں سرگرم رہے اور اطراف عالم
میں کسی سبز مین جا کر انتقال کیا
بعد ذوالکفل ایک عرصہ دراز کے بعد نبی ہوئے الیاس حضرت
بعلی پانچ ہی اکبر نبہ طغیان اور جنوبی بیت المقدس میں
جا کر دعا مانگی اور امام عالی نامی ایک شخص او سو قصبہ

ماہر تھی وہ بھی خدمت بیت المقدس میں اگر شریک دعا ہوتی
خدا نے حنہ کو حاملہ کیا اور شمویل پیدا ہوئے اور تا
مدت خدمتگذاری امام عالی کرتے رہے اور درس و
تدریس میں مشغول رہے ایکدن ایک آدمی نے دروازے
پر پکارا یہ آواز امام عالی سمجھ کر باہر آئے کہ تم بنی
اسرائیل پر نبی ہوئے چنانچہ دس برس تک نبوت
کرکے یوایل اور ابیا کو کہ دونو انکے لڑکے تھے
ولیعہد کیا اور جب ابتدای اُنکے طالوت کو بادشاہ
وفات کیا اور خود مر گئے طالوت بادشاہ نے جب علم
دیتم

جالوت بادشاہ فلسطین بھی بنی اسرائیل کی ہلاکت کی فکر میں
آدمی ساتھ لیکر ارادہ کیا کہ جلد کرے تباہی جب
ایک چشمہ ملا سبھی نے جو تشنگی پانی پیا کہ سب ازکار رفتہ
ہو گئے مگر چار ہزار آدمی تندرست رہے دشمن سے
تین سو تیرہ آدمی ہمراہ طالوت بمقابلہ جالوت کے
نکلے ہیں کہ جالوت لاکھ آدمی اپنے ہمراہ رکھتا تھا آگے
فوج قلیل دیکھ کر تن تنہا اسپ ابلق پر سوار ہو کر
سامنے آیا اوس وقت طالوت نے باواز بلند اپنے
ہمراہیوں سے کہا کہ جو کوئی جالوت کو قتل کرے عہد

[illegible] اور ایک لڑکی ابہی آدمی

کہ میں بہنکا یہ سنکر [illegible]

[illegible] صف جنگ سی نکلی اور قرار

اس امر پر بک کا کیا طالوت نی پوچہا ابہی تعلق

جنگ ہوا ہی داؤد نی کہا اگر شیر و نکو مردن

ہتیار مار ڈالا ہی پس طالوت نی ایک زرہ اور

ایک اسب عنایت کیا آہنی واپس دیا کہ میں جیلوبر

سی چاہونکا اُڑ دنکا لڑ میں ایک عصا اور ایک

فلاخن اور تہوری پتہر لیکر صف جنگ میں آ بی

جالوت بھی سامنے آیا داؤد نے بکمر کر ہنسا اور پوچھا کہ
کس مطلب کو آئے ہو داؤد نے کہا تجھی لڑنے اور
تباہ کرنے کو آیا ہوں بس یہ کہکر ایک پتھر ایک گوپھن
میں رکھکر اوسطرف مارا کہ وہ زمین گیر ہو گیا
ایک سپاہی نے جالوت پر لگا کہ فی الفور مر گیا اوسکا
لشکر ویسے تمام لشکر پریشان ہو گیا کہ فتح عظیم ہو گئی
اور طالوت خوش و خرم دار السلطنت کو آیا بعد
چندے داؤد نے طالوت سے حسب اقرار دختر
عقد کی اور نصف ملک طلب کیا اوس وقت طالوت

ئی بات سنکر کہا کہ چلی جا ورنہ اگر
پہونچا کہا میری دشمنی کہا تین ہو
ہیں سب کی زبان کاٹ لا و دا و
چنانچہ گنہگار کو قتل کر کی زبان کاٹ
بعض کو گرفتار کر لائی پھر طالوت
اپنا ہو را کیا لیکن بوجہ شرارت و
قلبی ہو گئی تا اینکہ ایکدن اپنی لڑ
شوہر کو قتل کروا دیں نیک بخت
پر آب و خون کو لباس وا د

ہ

ز خبر دی کہ وہ شراب سی بیہوش تھا اوسنی اکر ایک
وار ماری کہ بطلا مرد اور مر گئی بعد اوسکی وہ تمام
وکر بی نبین ہلاک کرنی لگا کہ اوسکی زنی بیبن
بی شوہر کو منع کیا کہ دل بخوف جان بیچارہ
ب طرف مخفی ہوئی اکر وہ طالوت سی ملکا کہ داود
با لی ہت دو ا کر دا اور ایک غار مین پوشیدہ ہوگئی 23
او رکری نی جانا اوسکی مہہ بر لگا یا کہ طالوت تو ہتہ
آیا اکثر زاہد و عابد طالوت کو نصیحت کرتی ہی کہ
تو کسی کو آزار دو رنہ اندہا کرا کر و رسب عالمون اور

نہ ہووے گو قتل کیا جاوے ایک ضعیفہ کو اسم اعظم یاد تہا جسکو
بہی حکم قتل ہوا اگرچہ جلاد نے اوسکو چہپا رکہا آخر عمر
میں جلاد کو ندامت ہوئی اور یہی کہا کہ تب
قبرستان میں جاکر توبہ کی اور رونا شروع کیا
کہ میری توبہ قبول ہوئی یا نہیں اوس وقت اوس
جلاد نے کہا کہ آپ نے ایک ضعیفہ کو حکم قتل دیا تہا
جو کہ اوسکو اسم اعظم یاد تہا اس سبب سے میں نے
اوسکو قتل کیا اگر آپ اوسکو بلا کر دریافت کریں
تو بہتر ہے یہ سنکر بہت خوش ہوا اور بلا کر پوچھا

اونھی کہا میری ساتھ قبر شمعون پر چلو دیکھو زندہ کرکی
دریافت کرو کی چنانچہ گیا اور اوس ضعیفہ نی پڑھکر
اسم اعظم زندہ کیا شمعون نی گرد و غبار جھاڑ کر اونکا
کر کہا قیامت برپا ہوئی سب نی کہا نہی بلکہ
دریافت کرنی ہیں کہ ماں تیری توبہ قبول ہوئی
یا نہیں شمعون نی کہا کہ تو مع مال و لڑکوں کی جہاد
کرکی شہید ہو جائیگا تب مغفرت تیری ہوگی
چنانچہ وہ سب جہاد کرکی شہید ہوگئی تب داود
بخدمت نبوت اور بادشاہت فائز ہوئی اور

کتاب زبور نازل ہوئی اور بہت خوش الحانی سے
پڑھتے تھے کہ سب وحوش و طیور عاشق ہوتی شیطان
نے بربط اور ستار وغیرہ باجے خوش آواز بنوائے
کہ لوگ داؤد سے منحرف ہو جاویں معمول حضرت
داؤد علیہ السلام یہ تھا کہ ہر وقت مصروف عبادت
رہتے اور وجہ معاش کفاف کی زرہ بنانی اور لوہا
انکے ہاتھ میں نرم ہوتا کہ بدون ہتھیار کام کرتے
اور مسجد میں ایک زنجیر آہنی سرخ رنگ لٹکائی تھی
تا مسجد لٹکتی تھی کہ ہمارا اور بدکار اوسکو چھو کر

ہیں اور بڑے علوم ہوتے ہیں مثلاً دیکھی آور [illegible]

جسکی طرف کو ہوتا تہا وہ اوسکو ہاتہ سے پکڑ لیتا

اور جسکی طرف کو نہیں ہوتا وہ زنجیر بلند ہوجاتی

مگر ایک شخص نے وہ زنجیر باوصف جرم فریب کی

چھولی اوسدن سے وہ زنجیر غائب ہوگئی اکثر

حضرت داؤد مسجد میں بیٹھتے تھے اور عبادت

اور تلاوت میں مصروف تھے کہ ایک چڑیا بہ

شکل کبوتر قریب اونکی بیٹھی پر اوسکا سونیکا

اور بازو پر موتی جڑے ہوئے اور منقار یاقوت

...ل اور انگشت زمرد سبز کی باون فیروزہ کی
اپنی چچا کہ اوسکو بر لیں اور اپنی چھوٹی لڑکی
کو دین مکروہ ہے کنی اور اپنی اوسکو کر بسا جا
وہ بالای مسجد چلی گئی ہے ہی اوسکی بیجی گئی
زیر مسجد ایک سکا بین ایک عورت حسینہ اور
جمیلہ کو سب عورتیں برہنہ دیکھ کر فریفتہ ہو گئی
اور لوگونسی پوچھا یہ عورت کون ہی اور یہ
شوہر کا کیا نام ہی سب نی کہا شیخ عرف حنانا
زوجہ اوریا ہی اور بالعنس اور بابو آپکی

ہمراہ

ہمراہ جہاد کو گیا ہے یہ سنکر آپ نے بہ طلب کر
کہ اوریا کو جا بجا جنگ جہاد کو بھیجا یہ اگر
ہو کر شہید ہو گیا اور داؤد نے تبشع عرف ... سے
نکاح کیا با این شرط کہ جو لڑکا تیری شکم سے ہوگا
خلیفہ اور ولیعہد کیا جائیگا داؤد سو وقت ننانوے بیبی
منکوحہ تھیں ایک دن دو شخصوں نے آکر ایک مسئلہ
دریافت کیا اور جواب فی بارگاہ ہستی ... اس وقت
داؤد اپنی دلمیں شرمندہ ہوا اور یاد اور جناب ناسمجھی کیا
اور توبہ اور استغفار کرنے لگے اور چالیس شب و

[illegible] شیر اور بابا اور سب غم دور ہو گئی کہ تم بھی

ہی کہانی میں اور سب غم بلند ہوئی کہ سر ادھر

ہمیشہ ہو گیا اور سو وقت ہوا آئی کہ قمر اور بابا

بھاگ کر اپنی خطا معاف کرا دو چنانچہ آئی آواز

بلند اور بابا کو پکارا وہاں سے آواز آئی تو کون

ہے داؤد علی اپنا نام بتایا اور کہنے غرض کی آپ

نے مجھکو خواب شیرین سے کیوں جگایا داؤد

نے کھلا بیان کیا کہ میں نے تجھکو جادو سے بھیجا بابا

نے کہ تو شہید ہو میری خطا معاف کرا دو کہنے

معاف کیا داؤد بہت خوش و خرم اپنی بیٹی بہر زنا کی نی
کہ ای داؤد دریا سی حال مفصل بیان کرو داؤد نی تمام
تقصیر جا بجو بہر داؤد نی شرح بیان کیا اور دریا سی
ناخوش ہوا کہا یا کیوں بیکار ہی ہو اور گنہ کیا
دیا چنانچہ تین بار ایسا ہی ہوا داؤد کو کمال رنج
اور ناامیدی ہوئی وہ اکثر روتی تھی اگر دو ندا
آئی کہ ای داؤد ہمنی بخشا اگر اوریا روز قیامت دعوی
کریگا ہم اپنی رحمت سی اوسکو ایسا مالا مال کرینگے کہ
وہ اپنا خون تجکو بخش جائیگا لکھا ہی کہ جب آدم نی داؤد

معروف آیا دیکھا ابی شلوم بن داؤد تخت نشین ہوئے

داؤد کی دشمن جان ہوئی جب داؤد نبی ہوئے

میں آئی بزور حضرت ہو آپ بھی بیٹے زادہ تخت پر

اور شلوم ہلاک کئی ہو آپ اونکی بیٹی کو کئی کر

قتل کر ڈالا داؤد کو کمال رنج ہوا لیکن کچھ نکر

سکی سلیمان کو وقت مرگ نصیحت کی کہ یوآب

کو قتل کرنا اوس ایام میں کثرت وبا سی ایک لاکھ

ستر ہزار آدمی ایکدن میں مر گیا کر بدعا ہی داؤد

دفع وبا ہوا اونکی شکرانہ میں مسجد بیت المقدس

کی بنا کی اور برادر بن ... تمام جو کہ ...

شتہ ہوا ہے جن اور دلکیب سو ... جو ...

ہر کسی جو کہ فضل کریا ہی نعش دو سایہ پر دہلی

طیور ہیں پروانہ ہوئی چالیس ہزار رعایا ہوئے اور

عوام الناس بیشمار مع مسلمان ہمراہ جنازہ تھی

اور بادشاہ مع

مسکون بھی ہی کہ چار شخص بادشاہ ربع مسکون

ہوئی دو مسلمان ذوالقرنین اور سلیمان اور دو

کافر نمرود اور بخت النصر ایام طفولیت میں سلیمان

صاحب کمالات آدم صاحب ملکہ تھے اپنے باپ کی

جیسے جن مسخر رہتے تھے بلکہ اکثر احکام حضرت داود

کے خوف تحقیقات ہی پر تحقیق دقیق تفحص کرتے اور

مع بعد ازاں سو پنجا حق تعالی نے تمام وحوش و

طیور اور چرند درند بلکہ جن و پری و انسان و

حیوان مطیع فرمان کئے تھے اور ہوا تخت سلیمانی

کو صبح سے شام اس تیزی سے لیجاتی تھی کہ اگر صبح

طرف ملک شام سوار ہوتے قریب شام مقام کابل

نزول کرتے اور مسجد اقصی و بیت المقدس کو

جواہرات بی بنوایا ماہ سنجا رو ون من کہ نہ کچھ اگر نہ سونہ
مساکون اور فقیرونکو کہلاتی اور خود روٹی نمک پانی پی
نان جوین پر قناعت کرتی اور شب و روز عبادت
خدا مین مصروف رہتی اور ایک میدان وسیع بیچ
سوکوس کا ایک بنا ہوا کہ جسکا فرش خشت زرین کا
بنا ہوا رکہوا سلی بنوایا اور جابجا بارہ دری کرسیان زرنگار
بچہوا کر انصاف کرتی اور صفت زیر لب بہشت
اور انس و جن اونکی لب بیست اور طیور و وحوش
حاضر الوقت اور بیچ ونہ سر اقدس پر سایا کئے

رہی تھی اگرچہ سلیمان نبی باہمہ جلال کہ مثل بادشاہ
ہونے تمام مخلوق کی دعوت کرونکا خیال بحضور
غرض سی مدت تک جو اسباب دعوت منظور تھا جمع کیا
اور ایک میدان وسیع تک باقرار دیگر دو ہزار فرسخ
سات سو دیگ کہ ہر ایک کا منھ ہزار گز کا تھا
دیو و پری نے آکر روز مقرر ریختنی شروع ہوئی
کہ ایک جانور دریائی نے آکر عرض کی کہ میرا
حصہ عنایت ہو حکم ہوا کہ مطبخ میں جا کر بقدر
آسودگی کہا لے پس طعام وغیرہ اسباب موجود
تھا

ایک نفر کرکی برطالب ہوا کہ میں بھی مسخر ہوں کی

تردد ہوئی کہ بالکل صفائی ہوئی اُس نے کہا کہ ہوا

ہر روز مجلوں سے چند دنیا ہی بابنی بنی صحابہ بھی

دعوہ کم مخلوقات کی دعوت کا سلیمان نادم ہوئے

ایکروز مصطفیٰ فارس سے جانب بہت باہی ہوا سوار

سلیمان جاتی ہی جب وادی نمل پر پہونچے

بادشاہ نمل نے اپنی جو نتیں کہا کہ اپنی اپنی منفذ

اور کہرو بین جاؤ کہ یہاں سلیمان بہ لشکر آتی ہی اور

شہر کی اور بادشاہ نمل کو بلایا اپنی خدمت پر بہ لشکر

کہا بادشاہ بزرگ ہی ہمین اوسنی کہا مین زیر
دن تمسی کہ تمہارا انحت ہوا پر اور میرا انحت تمہارا
خدمت بہر پوچہا کہ لشکر کسکا زیادہ ہی اوسنی
کہا کہ ستر ہزار برس تک ہر روز ستر ہزار لشکر میرا
اگر نکلی تب بہی تمام نہوا اور تمہارا لشکر ہمیشہ نظر
ہی بہر اوسنی سلیمان سی سوال کیا کہ آپ کی
انگشتری مین کیا لکہا ہی اور اسکی کیا قیمت ہی
اور یہ ہوا کیون آپ کی تابع ہی سلیمان نی کہا
مجہکو نہین معلوم اوسنی کہا کہ ہوا اسی پہ اشارہ

بی کہ دنیا خوش ہوا گذران ہی اور اُنکی نہی نہ دیا

اسعد ہمیں بہا ہی کہ ملک ہمسار اُنکی قیمت نہ

سلیمان خوش ہوئی کہ اور کچھ انعام کر دیا

کہا کہ تمنی خدا سی سوال کیا کہ مجکو اسعد ملک دے

ال ہی کہ اور کسیکو نملا ہو اور مثل اوسکی قابل نہر

دوسرا ہو اس گفتگو سی ہوئی حسد آئی بیکلر اور

انبیا کو یہ بات نازیبا ہی سلیمان ناخوش ہوکر

جب ہوئی اوسنی کہا کہ کلمہ حق پر ناخوشی کیا ہی

کہ عجب ہی جب سلیمان ہمیائی رو دا نکی ہو

[illegible] کہا آپ کی دعوت ہی ضائع ہوئی
[illegible] سلیمان ہنسے اور ہنسی کیا تبسم
کہکی فورش کرو لکھا ہے کہ سب فوج آسودہ ہو
اور تھوڑی رات باقی رہی یہ حال دیکھ کر
سلیمان متعجب ہوئے اگر فرزمین کے طرف تشریف
گذر سلیمان ہوا کہ شہر صنعا کی سرزمین پر ہو
اور نماز ادا کی اور کہا پینا واسطے ہمراہ ہوگی
مہیا کیا اُس وقت ہدہد کہ بعید آب سانی
تھا حاضر نہ تھا اور لشکر میں ضرورت پانی کی

ہوئی سلیمان ناخوش ہوئی آخر ہدہد حاضر ہوا
کہ ایک بار شہر سبا سی ہو آیا سلیمان نی اوسکی
گردن پکڑ کی زور سی دبایا اوسنی کہا یا نبی
اللہ آپکو قیامت کا خوف نہین خدا سی ڈرو
تب آپنی اوس سی پوچھا تو کہان تہا اوسنی
کہا شہر سبا سی آتا ہون اور ایک خوشخبری
دیتا ہون سلیمان نی استفسار حال کیا اوسنی
عرض کی کہ شہر سبا سی آتا ہون سراحیل نامی ایک
بادشاہ تہا اوسکی بلقیس نامی دختر پادشاہ جن سی

نکاح کیا اوسکی بطن سی بلقیس نامی ایک لڑکی بنات

صاحب حسن جمال ہی جب سراحیل مر گیا بلقیس نی

بمصلحت ایک بادشاہ ظالم سی عقد کر کی شب اول

اوسکی قتل سی اطمینان حاصل کر کی ملک شوہر بھی

اپنی ملک مین کیا بہت صاحب حشمت و عصمت

رہکر فرماندہی کرتی ہی کہ بیان اوسکا غیر ممکن

مگر آفتاب پرستی کرتی ہی آصف بن برخیا کو

حکم ہوا کہ بدست ہدہد ایک نامہ بنام بلقیس بایں مضمون

لکھوا کر روانہ کرو کہ زور نکرو میری مقابلہ پر

اور

او چلی آو مسلمان ہو کر عاجز ہو ہد ہد اوس خط کو لیکر
شہر سبا کو گیا او سو وقت بلقیس ایک محل میں
جسکے دروازے بند تھے سوتی تھی روشندان سے
اندر گیا او نامہ سلیمان سینہ بلقیس پر رکھکر ایک
گوشہ مکان میں پوشیدہ رہا جب بلقیس بیدار ہوئی
نامہ پڑھا او ہدہد قاصد سلیمان دریافت کرکی
سب سے مشورہ لیا او حال سلیمان پوچھا کہ اے جان
دولت نی حال سلیمان شرح وار بیان کیا او سو وقت
محبت سلیمان دل بلقیس میں آئی او منذر بن عمر

... صد خشت طلا اور ایک درج زمرد

اور غلام خوبرو کنیز خوبصورت بطریق ہدیہ بھیجا

روانہ کیا کہ اگر بادشاہ ہی تو ہدیہ لیگا اور اگر پیغمبر

ہی تو دعوت اسلام کریگا اور چند سوال زبانی

منذر بیان کردی جب منذر حاضر دربار ہوا

سامان شوکت سلیمان دیکھ کر متعجب ہوا اور تحف

اور ہدایا پیش کیا جب سلیمان نے بہت شفقت

اور الفت کی منذر نہایت مشکور ہوا اور جواب

خط بلقیس کا لکھ دیا واپس کیا کہ فقط اسلام

لا

آوری کافی ہی ورنہ درصورت عدم اطمینان
سوء ادب کا گمان جاتا جب سفیر واپس شہر سبا میں پہنچا
باہمہ مضمون شاہ پاکر بن سامان سفر مہیا کرکی حاضر خدمت
ہونی پر ہوئیں چنانچہ بلقیس نے اپنی تخت زرنگار کو
ترتیب کر کے بلند او ترتیب کر رکھا تھا اور بندوبست کر رکھا تھا
تھا ایک جای محفوظ در مکان مخصوص میں ہو
تمام رکھکر کنجی اوسکی اپنی پاس رکھلی اور معتبران
خدمت او راہلکاران سلطنت کو ہوشیاری
او رخبرداری پر مجبور کر روانہ ہوئی جب تخت

تعمیل ایک منزل کی فاصلہ سی رہے سلیمان نے حکم
دیا کہ کرسی تخت سلیمانی کی برابر تخت بلقیس لاکر
رکھدیں سب نے تامل کیا اوس وقت آصف بن
برخیا وزیر نے کہ اسم اعظم یاد رکھتا تھا اقرار کیا چنانچہ
ایک چشم زدن میں حاضر لایا سلیمان نے اپنی تخت کی
برابر بچھایا اور حکم دربار عام دیا اور جشن دربار
باہتمام تمام مہیا کیا کہ دو پہر تک ہزارہا جن والانس
دیو و پری طیور و وحوش اور سرداران و سباع
عالیشان میں حاضر ہوئی اور چار ہزار کرسیان زرنگار
م

رسم کار پرداز اہلکاران سرکاری و معتبران درباری وقت
استوار ہوئی وزیر پیشتر اور ہر ایک بیچ اپنی مقامات
پر مقرر اور مامور ہوا اوسوقت سواری بلقیس بھی داخل
دربار ہوئی سلیمان نے بہت تعظیم و تکریم کی اور بیچ
تخت پر بٹھایا بلقیس بار بار اپنی تخت کو دیکھ کر تعجب کرتی
تھی سلیمان نے پوچھا کیا یہ تخت تمہارا ہے بلقیس نے
کہا کہ گویا وہی ہے سلیمان نے کہا بلقیس کو محل بیچ
اپنی ہمشیرہ کی پاس بھیجدیا اور چالیس دن کی بعد خبر عقد
مشہور ہوئی تب اونکی اور پری بہون نے از راہ حسد

کیا کہ بلقیس کی پاؤں کی بال بڑی بڑی ہیں مثل
بز و میش کی جب سلیمان نبی تحقیق اسکی حقیقت
میں ہنی بعلاج جنات و دیوان حمام و نورہ
بنوایا کہ چند روز میں کر کے اور عقد بلقیس سو کیا اور
تین سو بی بی اور پانسو حرم پر سردار ہوئی اگر
سلیمان و بلقیس تخت ہوا پر سوار ہو کر سیر کو جاتے تو
جزیرہ سمندر میں اسب دریائی دیکہ کر جاتا کہ گرفتار
کریں سمندون نامی ایک دیو سلیمان سے باغی تہا
اوسکو اور دیو بحکمت و فریب حاضر لائے جب سامنے

لائی حکم قہر ہوا اوسی مین کشتی جہاز کی حکم ہوا اگر آپ
دریای گرفتار کرلائی تو رہائی پاوی چنانچہ وہ پری
محنت سی چالیس کبوتری پکڑ لایا حضرت اوسکی سیر و
تماشا مین مصروف تہی کہ وقت نماز عصر قضا ہوا تب
بدعای سلیمان رجعت آفتاب ہوئی اور نماز ادا
کی اور وہ کبوتری غازیون کو مرحمت ہوئی اور
خود بادشاہ صیدون کی طرف واسطی جہاد کی گئی
اور صیدون دیو ہمرکاب تہا تکیا ہی کہ صیدون
بادشاہ کی لڑکی صاحب حسن و جمال تہی جب سلیمان

نہایت خوشی سی اوس لڑکی کو اپنی عقد مین لای چار
ہزار لونڈی اور غلام اوسکی ساتہہ تہی لیکن با
این ہمہ زمان و شوکت شاہی کوئی لڑکا سلیمان
کا نہ تہا ایک شب سب عورات منکوحہ و ممنوعہ
سی کہ ایک ہزار ہین ہم صحبت ہوی کہ اگر ایک
لڑکا ہوگا تو ہزار بیٹی ہونگی قدرت خدا سی
کسیکو حمل نرہا مگر ایک سی بعد مدت حمل ایک
لڑکا کہ جسکی نصف اعضا درست نہ تہی پیدا ہوا
سلیمان افسوس کرکی مشورہ آصف وزیر اور اوسکی

ان

مان کی یہ بات قرار دی کہ ہم تینوں آدمی ایک ایک
مکان میں بیٹھ کر ایک بات سمجھی اپنی اپنی
کہ کبھی زبان پر آئی ہو خدا سے عرض کریں اور
اوسکے وسیلہ سے خداوند کارساز سے صحت بعضے
فرزند طلب کریں چنانچہ پہلے سلیمان نے ہاتھ
اوٹھایا کہ خداوندا تو عالم ہے کہ مجھکو بااینہمہ
حشمت و دولت شاہی اسقدر ہوس دنیا ہی کہ
اگر ایک سیب کوئی شخص بطور تحفہ لاتا ہے اوسکو اپنے
زیادہ تر دوست رکھتا ہوں نسبت دوسرے

ہی وصلحا کہ یہ بات سمجھ ہو تو اون لوگو کو
مسیح لا عطا کردی فوراً ایک آنکھ اور ایک کان
اوسکا ہوگیا بہرا صف وزیر نے کہا کہ پروردگار
میں چند بار بظاہر سلیمان کو استعفاے نوکری
دیا مگر دلمیں تمنای وزارت ہی اگر یہ قول
درست ہو اس لڑکی کو تندرست کردی وہ فوت
ایک ہفتہ ہو گیا ہے اوسکی ماں نی عرض کی کہ
خدایا باوجودیکہ سلیمان اب بادشاہ صاحب طاقت
ہے اوسکو ہے لیکن جس مرد کو دیکھتی ہون دل

با

چاہتا ہی کہ یہ میرا شوہر ہو جای اگر یہ گفتگو صادقی

تو اس فرزند کو صحت اعضا دی فی الفور ایک پاؤں

اور باقی اعضا میں درست ہوی اور سوقت سلیمان

بہت خوش ہوی اور اوس لڑکی سی محبت ہوئی

اور ایک جن کی سپرد کیا کہ اسکی پرورش پرداخت

کری یہ امر خلاف پردیکا ہوا کہ سوای ہمارے

اور کون پرورش کر سکتا ہی حکم قبض روح ہوا کہ

تخت سلیمان پر مرگیا غم فرزند بہت تہا مگر ایک فرشتہ

کی فہمایش سی کہ یہ شکل انسان تہا جیسی رہی ہو کہ

شیطان بی ایمان دشمن ایمان نی آکر ذریعہ [illegible]
دختر صیدون کی پاس آیا اور رونی لگا وہ لڑکی
بہی اپنی دائی کی رونی پر اور ماں باپ کی یاد پر
پر زار زار رونی لگی تب دائی نی اوس سی کہا
کہ میں صدقی جاؤں تم اپنا حال غیر مکر و کیوں
روتی ہو جب سلیمان آویں اونسی باتیں محبت
کی مکر و اور روکی یہی کہو کہ میری باپ کی
تصویر بنوا دو کہ اوسکو دیکہ کر اپنی دلکی تسلی کرون
چنانچہ ایسا ہی ہوا پہر تو دختر صیدون مع چار ہزار

اور

لونڈیوں کی بت پرستی کرنی کی یہ فتنہ بیچ برپا
ہوئی اونسی سلیمان نی کہا اور وہ دختر صیدون کی یا
ناخوش ہوئی اور سزا دی اور بتونکو توڑ ڈالا اور
تو دلباس پاکیزہ پہن کر عبادتخانہ میں بیٹھی جرادہ
نامی ایک لونڈی کو دیکر انگوٹھی اپنی کبھی ضرورت
کو گئی کہ صخر نامی ایک دیو ہمشکل سلیمان ہو کر انگوٹھی
سلیمان کی لیکر تخت پر جلوس کیا جب سلیمان ضرورت
سی فارغ ہو کر باہر آئی شکل اونکی بدل گئی کہ
جرادہ نی پوچھا تو کون ہی اونسی کہا انگوٹھی مانگتا

ہی کہ سلیمان نے اسکو تنبیہ کی کہ ایک شخص کو نفت

پر مبتلا دیکھ کر معلوم کیا کہ بھنگ وہ بہت بری بلا

ہے مجھکو کہہ لیا الغرض سلیمان گہر سے نکل کر در بدر

بھیک مانگتے تھے ایک شخص نے ان سے بہت ہمدردی

داری کی اور مرد باخدا جانکر اپنی لڑکی کا عقد انکی

ساتھ کر دیا تب دنکی بعد سلیمان ایک بادشاہ کی

کی کہہ مرد وزیر کر لیے تھی اور بیان منحرف

شاہی بہ حکومت میں مصروف تھا اور احکام

خلاف شریعت کرتا آصف نے خلاف شریعت

باتیں

باتیں سنکر قرینہ سے دریافت کیا کہ یہ سلیمان ہیں جب
بہر مجلس جا کر استفسار حال کیا معلوم ہوا کہ سلیمان چند
روز سے اندر نہیں آئے تب یقین ہوا اور
آصف کو حکم دیا کہ گرد تخت کی توریت پڑھو دیو
صخرہ بھاگا اور انگشتری سلیمان دریا میں پھینکی
کہ ایک مچھلی نگل گئی اور وہ مچھلی دام ماہی گیر میں
آئی اور بہر حصہ سلیمان ہوا کہ زوجہ سلیمان نے
پر وقت پاک و صاف کرنے کی پائی اور از سر نو
سلطنت حاصل ہوئی جب بدستور مخلوقات تابع

حضرت سلیمانؑ ہوئے معجزہ کو تلاش کر کے دریا میں
ڈبو دیا بعد چندے ایک عصا پر تنہا ٹیکے کھڑے ہوئے
کہ روح نے مفارقت کی مگر سب کاروبار بدستور جاری
رہا کہ سب جانتے تھے کہ یہ زندہ ہیں بعد ایک برس
کے دیمک نے عصا کو کھا لیا کہ خود بخود گر پڑے
یہ واقعہ [illegible] ہوا ہیں گذرا [illegible]
بموجب حکم خدا حکمت کو پسند کیا اور اختیار نبوت
میں تامل کیا کہ بار نبوت مشکل نہایت کھینچی ہے کہ لقمان
بن باعور حبشی تھے موضع نوبہ میں پیدا ہوئے تھے

بصورت ہوتی ہو تب بھی بڑی بہادری کرتی ہے
اور بکریاں ہانکتے ایک شخص نے ان کو تیس اشرفی میں خرید کر
مشغول کیا اور تمام عمر علم و حکمت سکھائی اور
فیض صحبت حضرت داؤد سے کامیاب کیا بعد ایک
لقمان نے دو تین باتیں عقلمندی کی دکھائیں، بہت
نقد و جنس دیکر آزاد کیا۔ ایک دن مالک لقمان
ایک آدمی سے بازی بدی کہ جو جیتے نصف مال دے یا
آب دریا تمام پی لے اتفاقاً یہ ہار گیا لقمان نے کہا تم
تردد نکرو جب وہ تقاضے کو آیا لقمان نے کہا تم جا کر

[illegible] بیاہ جو کل کی روز بنا علاوہ مگر دو

ہمارا ایک پہلی ورنہ ادھا مال اپنا دو جب بھی

کی بیٹی رہی وہ بیاہ کیا ۔ ایک دن مالک

نے بکری ذبح کی اور بہترین اعضا طلب کیا لقمان نے

دل و زبان حاضر کیا بعد چندے پھر ذبح کر کے بدترین

اعضا طلب کیا لقمان نے پھر دل و زبان پیش کیا

مالک نے بہ تعجب پوچھا لقمان نے عرض کی کہ اگر

دل و زبان ایک ہی ہیں تو بہترین اعضا ہیں اور

اگر مختلف ہیں تو بدترین اعضا ہیں ۔ مالک نے

لقمان نی کہا کہ فلانی کتب مین لکھا ہی [illegible]

جب مالک نی پوچھا یہ کیا لقمان نی کہا شاید [illegible]

پیدا ہون وہ ناخوش ہوکر بولا کہ کبھی ایسا بھی ہوا ہی

لقمان نی کہا خطا معاف کبھی ایسا بھی ہوا ہی کہ

آپ اعمال بد کرین اور امید نیک رکھین اوس وقت

مالک ہوشیار ہوا کہتا ہی کہ اگر بادشاہ اطراف

دیوان فرستاد لقمان نی ایک روز یاران اپنی

کو واسطی وصول کرنی زر قرضہ کی کسی شہر کو روانہ

کیا اور وقت رخصت کہدیا کہ ایک درخت لب [illegible]

وہان نہ ہوتا اور فلانی شہر کا بادشاہ اپنی بیٹی کا
جبھی کرتا کہ قبول نکرتا اور فلانی شہر میں بادشاہ زادہ
کی بالاخانہ پر رہتا جب وہ چلا پھر بلا کر کہا کہ اگر تو بھی
پیر مرد بزرگ منش ان باتون پر کہ جکو منع کیا ہی
ارشاد کری قبول کرنا اور پھر اسے منع کرنا بھول گیا
جب شاہزادان نظر لقمان سی پوشیدہ ہو گئی ایک
پیر مرد سلام علیک کر کی ہمراہ ہوئی جب زیر درخت
تب چشمہ ہو پہنچی دھوپ بہت تہی پیر مرد نی کہا
یہان ٹہرو شاہزادان نی کہا لقمان نی منع کیا ہی

کہا ہماری خاطر سے بیابان میں رہنا پہ قیام کیا بلکہ

یاران بوجہ اپنی سوری ایک بار بیابان نکلا اور

پیرمرد نے اوسکو مار کر سر اوسکا کاٹ کر اپنی جھولی میں

ڈالا اور یاران کو بیدار کر کے آگے چلے اور دن

شہر میں جا کر بادشاہ سے اپنا قرضہ طلب کیا اوسنے

خاطرداری کر کے اپنی دختر کا عقد اونسے چاہا یاران

نے انکار کیا کہ پیرمرد نے سمجھا کر عقد کرا دیا جب خلوت

میں چلے پیرمرد نے سرمار اوسکو دیا کہ پہلے اسکے دہن سے

اوسکی فرج فرح بخش میں دیکھ کر ہم صحبت ہونا چاہتے ہم

آدمی [illegible] پر وہ محل میں آئی مجرد ہو بیٹھی کے
وہ بیہوش ہو گئی اور ایک کنیز اوسکی فرج کی کہ
ہمسائی تہی باہر نکل کر ایکبارگی محل میں چلی گیا بہر صورت
دیر میں وہ عورت ہوش میں آئی اور بہو بری
ہمصحبت ہوئی اور مجھکو خبر ہی رخصت ہو کر دونی
بادشاہ کی پاس گئی اور پانو قرضہ طلب کیا اوسنی
بہادری کا سامان کیا اور سب پاس کیا مگر یہ
[illegible] ہوئی آخر یہ فہمائش سپرمرد اوسکی بالاخانہ پر
بیٹھا اور اوسکا شہر میں ہی اونکی پاس رہا جب وہ

زکا ہو گیا ہے پر مردوں نے دستکا پلنگ تاران کے بچھا
تاران کا پلنگ سبز آذری بچھا کر کہا کہ آج خوشی بادشاہ
نے ابھی فرزند کو زعم تاران ہے دریا میں پھینک دیا
اور سب خوش ہوا کہ تاران مر گیا جسکو تاران
نے ابھی دیکھا ہی ہو گی اور خبر کی پاس اکر
۸ ابھی شکوہ کو مع نقد و جنس فراوان بلکہ کبھی
جب وہ بنگلان پہونچی پیر مردوں نے مزا حجہ پہونچایا
کہ اس تال میں ہمارا حصہ ہی جی تاران نے کہا
یہ سب انکی ہی عنایت سے حاصل ہوا ہو جائے

پیچھی دوستی آدھا مال لیکر واپس گیا کہ ہم فرشتہ ہیں
تمہاری نیت اور محبت دیکھنی تھی نگاہ ہی کہ نقصان
بی تاران کو تین ہزار نصیحت کین اور سب کا خلاصہ
تین بات تو نبیر کیا۔ خدا اور رسول کو یاد رکھو نیکی کر کی
بھول جاؤ خاموشی اختیار کرو کہ ایک خاموشی میں
سات فائدہ ہیں بغیر زیور زینت بی سلطنت
ہیبت بی محنت عبادت بی قلعہ حفاظت ہر
وقت بی حاجت کراماً کاتبین فراغت پوشیدگی
عیوب بی زحمت پوش [illegible]

خبر ہوا کہ جس وقت وہ اپنی بستی کے نزدیک پہنچے
لوگ ایمان نہ لائے اوس وقت بد دعای یونس سے
عذاب ہوای گرم و زہر ناک نازل ہوا کہ سب گھبرا گئے
اور یونس وہاں سے اوس طرف روانہ ہوئے لب دریا
ایک کشتی پر اپنی بی بی کو سوار کیا اور دوسری
بر دونو لڑکون کی سوار ہونے والے تھے کہ
ایک لڑکا دریا مین ڈوب گیا اور دوسرے کو بھیڑیا
لیگیا خود تنہا سوار ہوئے کہ کشتی گرداب مین
آگئی اوس وقت یونس نے خود اپنے تئین دریا مین

... بجنسہ عمل کئی کہ بہشت

... کی بعد آدم ہوئی اور وقت ... کیا

... ان بھی درخت گندم کی سایہ میں بیٹھی اور

ہوئی دودھ پینا شروع کیا جب کہ ات

آئی پھر بحکم خدا اوس وقت فرشتہ روانہ ہوئی اور

دک ایمان لائی آخرکار ... ہو دین

... طیبہ پڑھ کی گذر گئی

ت کی امور ہوئی اور صدیقہ بادشاہ ... ہی

ت کی مگر کوئی ایمان نہ لایا سنجار ... نامی

امکر

ایک بادشاہ تخت پایا اوسوقت صدیقہ بادشاہ

بعارضۂ ورم پا بیمار تہا ایک شخص کو اپنی عزیزونسی

خلیفہ کرکے سنحاریب کی مقابلہ کو بہیجا مگر خدا کی

اوسکو شکست ہوئی اور صدیقہ بہی اچہا ہوگیا

تب صدیقہ نے سنحاریب کو قتل کرنا چاہا شعیا نے

منع کیا بلکہ قید سے رہا کیا اوسنے اپنی شہر میں جاکر

بخت النصر کو کہ مرد محتاج تہا بوجہ مناسبت نوکر رکہا

اور بعد چندی امورات لائقہ سے ممتاز بنایا کی و بعید

کیا اور یہان صدیقہ مرگیا اور شعیا بخوف بنی اسرائیل

بابل کی اشعیا جو ابن آموص نے زمین لی کیا کہ

آپ مجھ بیت پوشیدہ ہو جا میں چنانچہ مخفی ہو

گر شیطان لی در اس باہر کیا جب لوک تلاش

شعیا کو نکلی تن ان در اس با کرا دی درخت

کو گرا دیا اور چیر ڈالا

بخت النصر بادشاہ بابل ہوا اشعیا نامی ابن اموص

بادشاہ بنی اسرائیل تھا اور ارمیا بخلعت نبوت

سرفراز ہوئی بخت النصر نے اتفاقی اور سر

اور فساد بنی اسرائیل دیکھ کر فوج کشی کی تا اینکہ

نا پایا

تمامی شہر محاصرہ کیا اور حکم قتل دیا مگر دانیال اکبر
نے اہل و عیال کو امان دی اور جواہرات بیت
المقدس اوکھار لیے اوسوقت یرمیاہ نبی تہا۔
سرا بن جانب مصر چلے گئے پہر بخت النصر نے
ملک مصر کو فتح کیا اور یرمیا کو رہا کیا پہر سات
برس تک اپنے بیٹے کو ولیعہد کر کے خود ایک بہز
بن گیا اور بعد سات برس کے مسلمان ہو کر تخت نشین
ہوا اور اسکو حکم اسلام دیکر اوسیوقت مرگیا کر بیٹا
اوسکا نہایت فاسق اور فاجر تہا ایکروز مع رفقا

یا تہا کہ ایک ہتھیلی پر تین کلمہ لکھی دیکھی یہی ہا بنی
بہ حال بیان کیا اوسنی کہا کہ دانیال حکیم سی دریافت
کرو چنانچہ اوسنی پوچہا حضرت دانیال نی کہا
تیری سلطنت عنقریب جاتی رہیگی اور جگی
چوتہی روز تو مارا جایگا بس اوسنی بالاخانہ پر
رہنا شروع کیا اور سپاہ بوستی کہدیا کہ جو کوئی
آوی اوسکو مار ڈالو چوتہی روز وقت شب سیر
کو نکلا جب اندر جانی لگا سپاہیوں نی باشتباہ
غیر مار ڈالا — ایکدن کہدی پر

سوار ہو کر جاتی تہی کہ ایکمقام پر پہونچکر کیا دیکہتی ہین کہ
استخوان رمیم مُردگان پڑی ہین اپنی دلمین کہا
کہ خدا انکو کیونکر زندہ کریگا یہ خیال کرتی ہی خود
مرگئی اور گدہا بہی مرگیا بعد سو برس کی پہر زندہ ہو
کر گدہی کی استخوان رمیم دیکہی و فرشتی نی سوال
کیا کہ تم کتنی دیر یہان تہری کہا ایک دن یا کچہہ کم
رہا اوسنی کہا تم سو برس کی بعد زندہ ہوئی بلکہ
استخوان رمیم خر دیکہ کر یقین کرو پہر وہ گدہا بہی
زندہ ہو گیا یہ سوار ہو کر اپنی گہر مین آئی ایک

لونڈی آئی اوسکی گہر مین تہی اوس سی پوچہا کہ عزیز
کا کون مکان ہی اوسنی کہا تم کون ہو کہنی لگی عزیز
میرا نام ہی اوسنی کہا اگر عزیز ہو آنکہین میری روشن
کرو چنانچہ بدعای عزیز بینا ہو گئی اوسوقت
اوسنی بہجایا اور لڑکون اور پوتونکو خبر کی
اور کتاب توریت کا ذکر شروع کیا اور اکثر
نقل توریت از سر نو ہوئین ہر چند فرشتونی
اسرار خدا اور حکمت الہی کی گفتگو کی حکم خدا ہوا
کہ خاموش رہو تمکو ہماری اسرار مین کیا دخل ہی

اون

الغرض یہ بی بیاہی توام عزرام کی ساتہ اور وفات پر پائی

کرکی دو دو سو برس کی ہوکر مرگئی

سماع بنت عمران بن ماثان جو حنہ

کی گہرمی تہی شادی کی بعد بہی مدت دراز تک کوئی

لڑکا نہوا اور رسیدہ بہی نری کہ یہ بانجہ اور ضعیفہ ہوئیں

اور عمران بہی ضعیف ہوگئین ایکدن حنہ نی ایک بیضہ

گنجشک سی بچہ نکلتی دیکہا دعا ی اولاد کی مقبول ہوکر

حیض ہوا اور عمران بہی مستعد ہوگئی تا اینکہ ہم صحبت ہوکر

حاملہ گئیں بعد مدت حمل مریم بنت عمران اور عیسی تولد

حنہ نی بیت المقدس میں لیجا کر عہد کیا کہ یہ خدمت اس
مکان کی بسر زندگی کری کی سب عزیز و نی حنہ
سی کہا کہ یہ لڑکی ہمکو دو کہ پرورش کرین مگر زکریا
نی کہ قریب تر عزیز با پیغمبر تہی مریم کو پرورش اور
پرداخت کرنا شروع کیا جب مریم سن تمیز کو پہونچین
زکریا نی ایک مکان بیت المقدس میں بنوایا کہ مریم
عبادت خدا اور خدمت مکان میں مصروف ہوتی تہین
اکثر زکریا واسطی خبر کی جاتی تو میوہ بی فصل پاتی
اور دریافت کرتی مریم علیہ پروردگار بیان کرتی کہ

کہ میری خدائی بیچاری اُس وقت تک زکریا کا کوئی فرزند
نہ تھا بلکہ بعض وجوہ سے اُمید ولادت بھی نہ تھی مگر قدرت
خدا سے باوصف انقطاع اسباب اشباع ہمشیرہ کلاں مریم علیہ
ہوئیں اور زکریا نہایت مسرور ہوئے تا اینکہ بعد مدت
معینہ اور زن زچہ
جب یحییٰ صاحب تمیز ہوئے خوف خدا اور عذاب
دوزخ سے نہایت روتے تھے اور والدین ان کو
بوجہ محبت نہایت گراں ہوتا مگر چپ نہ ہو سکتا الغرض
واسطے غسل حیض کی اشباع کی مکان

ہے اُمت آدم اور ایک بیوہ دال کی مہیا ہی غمن ہوئی جب

غمن سے فراغت ہوئی ایک شخص کو دیکھا یہ ناخوش

ہوئیں اُوسنی کہا مین جبرئل فرشتہ ہون واسطے آدم

علیہ السلام کی پاس بطور امانت بحکم خدا بنا سغاہ مخصوص

با آستین پاکیزہ ان مریم مین ہونک دیا کہ دو سیرو فرہ

اتا حمل ظاہر ہوئی بعد چند روز کی یہ خبر یوسف نجار

کو کہ برادر خالہ زاد مریم ہی پہونچی اُنکو نہایت رنج

ہوا اور مریم سی مستفسر حالات ہوئی مریم نی حال

مفصل بیان کیا تا آنکہ رفتہ رفتہ یہ خبر مشہور ہوئی

و

لوگوں نی زکریا کو مریم سی متہم کیا کہ سوائی اسکی
کوئی نہیں آتا تہا کہ باہم آمد و رفت بہت تہی اور
خیال سی سب نی یہ اونہی زکریا کا کیا اور یوسف
جان بچائی ایک درخت نی انکو سموم ہا کر چہپا لیا
مگر شیطان ملعون نی اون زکریا کا باہر کردیا دامن
تو کوئی نی کہدیا اور سب نی بہ تعلیم شیطان ادہی
کو آرہ سی چیر ڈالا اور بعد مدت حمل جب ایام وضع
حمل قریب ہوئی بیت اللحم نامی ایک موضع میں چلی
گئی اور نیچی درخت خرمای خشک سوایسی اور شگوفہ

ہوئی کہ دور دراز شہر میں ہوا اور سخت تعب
ستجارہ میں ہوا مریم تہی تا آنکہ عیسی ابن مریم پیدا ہوئی اور
فی الفور ایک چشمہ ظاہر ہوا اور ہر طرف سوکھی اگر گئی
ولادت دیا مریم کو کمال گرسنگی تہی حکم ہوا کہ درخت
خشک کو ہلاؤ چنانچہ کچھ رطب تر دم ہوئی اور
مریم بی بی نی عرض کی کہ یارب تو نی اکثر مجکو خود میوہ
بہشت بہیجا اور اب ایسی وقت میں حکم ہوا کہ درخت
ہلاوے ندا آئی کہ جب فقط تمکو ہمیں محبت تہی اور اب
محبت عیسی کی بہی تیری دلمیں ہی لیکن عیسا پیدا ہوا کو ہلانا
محال

سماعت میں دیری جب بنی اسرائیل نے سنا کہ مریم بیت المقدس
سے غائب ہو گئیں تلاش کو نکلے اور بیابان میں جبریل نے مریم
کو بحکم خدا تعلیم کیا کہ اگر تجھ سے کوئی پوچھے تو تم سکوت
کرنا کہ میں روزہ دار ہوں اس مولود سے دریافت
کرو جب بنی اسرائیل برسر مریم آئے اور یہ حال دیکھا
تعجبا مستفسر حالات ہوئے کہ یہ مولود کیا کہیں کا کر جب
پوچھا تو عیسیٰ نے بزبان فصیح میں اول سے آخر تک بکمال
فصاحت و بلاغت بیان واقع کیا کہ سبکو یقین نبوت
عیسیٰ و عصمت مریم ہوا ہر عیسیٰ نے کسی سے بات نکی

آورہم بیت المقدس میں تشریف لائیں اور یہودش
حضرت عیسیٰ میں معروف ہوئیں ملکہاہی کہ اُوس ایام
میں ایک شخص فاحشہ کی مدد و سنگ
فن ہوئی کہ دختر وسکی دختر باد جلیو وس بادشاہ
کی تہی کہ جسکی حضرت یحییٰ نبی ذکریا علیہ السلام تیغ
ہوتی تہی اور عوض خون ناحق یحییٰ ستر ہزار آدمی
جو دوس بادشاہ نے قتل کئے تھے حسب حضرت عیسیٰ
کچہ سن تمیز کو پہونچی اکثر معجزات ظاہر ہوئی اور
آنحضرت نے ایک ضعیفہ کی لڑکی کو کہ ماں اوسکی
وروز

مرگ
قبر پر اونکی ہوتی تھی نذر کیا کردہ نے کا سنگی
رقبر میں کیا اسیطرح اکثر معجزات نمایاں ہوئی کہ
ے اونکی ہمن ہو سکتی اور سب سی پہلی بار آدمی
بکو موا ہوں کبھی ہیں بیان لائی یحیی شمعون
مان یوقیا فرنوس فطرس نحس یعقوب اندراس
ں بعضوں نے جس لکھا ہی کہ جب معجزات حضرت
ہی مشہور ہوئی کفار رہی ہی وہ لوگ نہایت نادم و پشیمان 113
ری او سوقت حکم خدا ہوا کہ شہر نصیبین کی طرف
اسطی ہدایت کی جاؤ بادشاہ وہانکا نہایت کافر

اور بعضی نے کہا یہی عیسی نے یعقوب اور توماں اور شمعون کو
شہر میں بھیجا کہ بادشاہ کو ہماری نبی خبر کرو چنانچہ
یہ نینوا میں آئے اور بآواز بلند پکارا کہ روح اللہ پیغمبر
خدا اور عطی ہدایت کی آئے ہیں یہ خبر بادشاہ کو
ہوئی اوسنے حکم قتل دیا اوسوقت شمعون نے عرض
کی کہ پہلے معجزات عیسی کا امتحان فرمائیے اوسکے
بعد اگر کذب دروغ ثابت ہو آپکو اختیار
ہے پس بادشاہ نے اوس گفتگو سے طلب مسیح کے
فرمائی آنحضرت نے صدہا اندھے اور بیمار اور چند

در

اور صم و بکم کو برکت دست و زبان سے اچھا کیا اور سام
بن نوح کو کہ چار ہزار برس سے مردہ تھے زندہ کیا
اور سام نے نبوت عیسی پر گواہی دی اور خوف
ریش سام سفید تھی لوگوں کو تعجب ہوا کہ زمانہ
سام میں بال سیاہ رہتے تھے سام نے کہا کہ بخوف
آمد قیامت سے بال سفید ہو گئے از حسب استدعای
سام پھر قبر میں داخل کیا اور زمین ہموار کر دی بسبب
معجزات دیکھ کر بادشاہ مع تابعین ایمان لایا
ایک دن یہودیوں نے بذریعہ حواریوں عیسی کا

ذکر بیچ اترنے آسمانی خوان حسب طلب کے

ہم آسودہ ہو کر دل و جان اپنا ان لائین جا کھجو(؟)
میں ایک خوان زرین کہ عرض و طول میں چالیس گز کا
تھا نازل ہوا اور اس میں پانچ روٹی اور ہر ایک پر
پانچ پانچ خرمے دھری ہوئی اور ایک مچھلی بھونی
ہوئی مرغن بنا اور تھوڑا سرکہ اور تھوڑا نمک اور
تھوڑا زیتون اور ترکاریاں بریان رکھی ہوئی تھیں
وہ دن اتوار کا تھا سب نے کھایا اور اکثر محتاج و بیمار
کو کھلایا کر خود عیسیٰ نے نوش نہ فرمایا ایک دن

بعد

لی کہ خون میں جانب اسکے نہیں آیا اور نہ بچکو ملتا اوسکا
صبح کو چار سو آدمی بیچل فوت ہو گئی ایک عورت
نماز پڑہتی تہی اور لڑکا اوسکا تنور میں گر پڑا مگر بہ
فضل خدا آگ سے بچا عیسی نبی اوس عورت کی سبب
سلامتی ہو بچا اوسنے کہا کہ کا عقبا کا دنیا پر مقدم
کرتی ہوت ، ایک قبر میں سے روشنی دیکہہ کر اور
اثنا رحمت الہی دریافت کر کے حضرت عیسی نبی
اوس مرد کو زندہ کیا اور سبب روشنی دریافت کیا
اوسنے کہا کہ لڑکا میرا دعای مغفرت کرتا تہا

جب حضرت عیسی بیابان شام میں جاتی تھی ایک
کاسہ سر بوسیدہ دیکھا منظور ہوا کہ کچھ گفتگو کریں
حکم خدا ہوا کہ تم سوالات کرو جواب دیگا عیسی نے
نام اور مدت انتقال اور حالات وقت کے استفسار
کئے اوسنے کہا نام میرا جمجاہ ہی بادشاہ ہفت اقلیم تھا
میں چار ہزار برس مردہ ہوں جو کہ خدا سی غافل تھا
طرح طرح کی عذاب جان کنی اور سکرات اور فشار
قبر اور حرارت دوزخ اور ہیبت فرشتگان کی
جو کچھ کہ گذری تھی شرح و بیان کی اور بالحاح تمام
عرض

سے میں رحمت ہوا اور وقت دعای عیسی زندہ ہو گئی
برس عبادت خدا میں مصروف رہ کر شامل رحمت حق ہوا
جب حضرت مریم اور حضرت عیسی کو قوم یہود نے بیت
المقدس سے نکال دیا تب ایک شہر میں جا کر ایک توانگر کے
مکان پر جا کر آرام لیا اور اسکو افسردہ پا کے مریم نے عیسی
سے سفارش کی کہ اسکی رفع افسردگی کرو عیسی نے اسکا
حال دریافت کیا اوسنے کہا کہ بادشاہ میرے گھر آئیگا اور
آج کچھ سامان دعوت نہیں پر آپ نے ظروف آب اور
دیگہای طعام طلب کر کے سب میں پانی بھر دیا کہ شراب

عقل اور علم تو نہ تھا اور جو جو کچھ کیا اور بادشاہ

نہایت خوش ہوا پر اوس بادشاہ نے حضرت مسیح کی

سے عرض کی کہ میں تو سلام کیا تھا اور دیکھنے کی مفارقت

اور سنا جو میں نہایت عجائب اور نیک رہتا تھا

اگر ایک معجزہ دیکھ پاؤں تو منفعت قبول کی سلطنت کی

ہے میں نے کیا اگر یہ اور نہ نے کی مرتب فساد عظیم تب

ہم تیری خوشی جیسا چاہو ویسا کرو نہ آپ کو خود سیج پر

اوس نے کو مجلس کی اور عیب لی بادشاہ نے اور کو قتیح

قتل کروا ڈالا کہ زیس خاندانی تھا۔ بلکہ آپ کو جب حضرت

جی

بھی پیدا اسکی ہوئی شہر ناصرہ میں تکمیل نبوت ہوئی اور کتاب

انجیل اسپر نازل ہوئی اسی سبب سے ساکنان ناصرہ ایک

نصارا مشہور ہیں اور جب حضرت عیسی بالین پر اسکی بوجہ

ایک بادشاہ کافر کی ہدایت کو تشریف لیگئی اور اس

بی ایمان نی ارادہ قتل کیا بخوف جان ایک بیابان کی

غار میں جا چھپی اور حواریون کو وصیت کی کہ میری

نسبت میں زمین نیارہ پر قوم قریش سی ایک پیغمبر آخر

الزمان ہوگا نام نامی اوسکا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم تم اپنی اولاد کو پشت بہ پشت وصیت کرو

بالکل معصوم اونکی خدمت میں عرض کرین نہیں شہرونکو تباہ
خبیث کیا اور کسی پرواہ نہیں تعلیم کی بود و نامی ایک
شخص نی مکر و فریب سی مجھی عجیب دکھایا
بادشاہ خدا سی بنا دیا دشمن گرفتار کرکی بر سر دار
حکم دیا اور زیر شعائر ہو جس کی بعد
بنا کر تمام عالم ترسا دیا اور ذرا تب شیطون
نی آسمان پر پہنچایا اور نمرود اکو بل جیسی بنا کر دار
پر کھینچا یا پر جیسی بعد کی روز کی اور تاریخ بی
سواروں کو ایک کام پر مقرر کی آسمان پر

تیر

تشریف لیگئی اور تین ساعت کو مرگئی اور پھر زندہ ہوکر
بشکل دو شنبہ بیت المعمور میں عبادت خدا کرتی
میں جب دجّال ملعون خروج کریگا اور حضرت امام
محمد مہدی علیہ السلام مسجد حرام میں تشریف فرما ہونگے
اُس وقت حضرت عیسیٰ بام مسجد سے اُتر کر نماز صبح
بجماعت انکے پیچھے پڑھکر دجّال کو اپنے ہاتھ سے قتل
کرنیکے بعد اپنی شادی کرکے صاحب اولاد ہونگے
بعد چندے قضا کرکے مرقد منورہ جناب رسالت
میں دفن ہونگے اور جو یوں حضرت عیسیٰ

سی بھی حضرت شاعر ہوا اگر آپ بھی کہا اکثر زندگی اور

زیادہ بیا اور مردی نہ تو سوچی اور اکثر لوگ

ایمان لائی شعلہ یا دنیا انقلاب کی صاحب سماجی ہیں

لایا ... ہمیں دن

میں شہر ہوتی ہی دیکھ حاضر ہو بھی وہی ہیں

کی کسی کچھ لوگ بیان لائی اور اکثر منصوف گر

آمادہ فرش ہوتی ہا ایک شہید کیا اور بادشاہ نے

لی موش جو منظر سیا لوگ دین میں ہوئی

اتی ری کمک کچھ کچھ نام نہ بیٹھ صندی ہوں

نہا

تھی ایک یہودی ایک نصرانی کی سکانی پر اکر تب وہ معروف

عبادت ہو کر جا بیٹھا ایسی طور گذرانی اور سب نصرانیوں نے

کہا کہ تم ہی قوم میں تین عالم لاؤ چنانچہ سطور اور یعقوب

اور ملکا حاضر ہوئی ایک کو علاحدہ لیجا کر کہا کہ مجھکو عیسی

سچ بتا ہی کہ تم لوگ کس کی معرفت سے رنجیدہ ہو

اور مجھکو دریافت کرو کہ یہ کون ہوں تب اور یعقوب نے

تھی کیسی وہ بعینہ اللہ اور عالم کی کہا آپ جو ارشاد

کرتے ہیں اسی لئے کہ مردوں کو زندہ کرنا اور بدن

کو بھلا کرنا اور بیماروں کو شفا دینا کار خدا ہی ہے عیسی

خدا جانو اوسنی کیا بہ دوسری عالم کو بلایا اور بہشت
عالم کیا کہ جو باتیں عیسی نے بی بولیں سن کی مجکو تعجب
اور جو خدا آسمانی آنا کو وقت شان بنا بنہ خوب
عیسی ابن فرزند کو وصل نعمت بہوی بھیجا تھا
بہری باتیں ملا لیا تکلو شاب بی کہ عیسی کو دیہ
خدا جانو اوسنی فرمایا کیا بہ تنبیہ ی سے ذکر کیا بار
بہ باتیں سنا تیں کہ عیسی خدا کی بہ نیت اور فرزند
ہند وسب بنی اب سبب معنی لغت گوند جہہ روز
واسطی خدای آسمان کی باس کئی ہیت کر غضب
آما

آتی ہیں انکو یقین جانتی ہیں کہ خدا نی زمین اور یہی دو رخدا
آسمان اور سب بہ ہاتیں سمجہا کر اور تینون عالمونکو
راہ بہلائی اپنی مکان پر کیا اور آپکو فریح کرو الا میچکو
تینو عالم تین ہاتہ تو پر قائل رہی کہا بلکہ نصاری تین خدا
کی قائل ہیں
مکسلمینان یعنی امرطون یمیونس ساربنوس فدوانوکس
کشفیطا یونس اور نام ینگ فطیر قصہ انکار بطور استعارہ
بہہ ہی کہ قبل عیسی یا بعد عیسی پیغمبر افسوس علاقہ یونان نوبی
ہیں رہتی ہتی اور صاحب ایمان و ریاضت تہی لوقیا

دشمنان بابل نے جب کہ بت پرستی دیکھا اور شہر لوٹ
بہت میں اسکا جو کچھ بعض بھاگے اور بعض بچے اور
اکثر قتل ہوئی اور کوئی بت پرست بچا چنانچہ بہ
سات برس تک دشمن اپنی اپنی مکان بند کر کے معدود
عبادت رہی دفعتاً ان کے خبر سنکر بادشاہ
بنا کے کہا کہ بت پرستی کرو ورنہ قتل ہوگی کہ بلکہ بت
لیکن ایک دن رخصت لے کہ ہم باہم شہر سے کرین
بہانہ کر مکانوں سے آئی اور وقت شب نکل گئی
راہ میں ایک چرواہا مع کتا انکی ساتھ ہوا اور رفتہ
رفتہ

رقیم نامی ایک غار میں پوشیدہ ہو گئے اور حکم خدا سے ایک خواب

گران ان پر مسلط ہو گئی تین سو نو برس کے بعد ایک بادشاہ

عادل صاحب ایمان کے وقت میں جاگے اور پھر سو گئے لکھا ہے

کہ انکے سگ کبھی ہیں اور سردی اور گرمی اور برسات

کا کچھ انکو ضرر نہیں برس میں دو مرتبہ بامداد حضرت

جبرائیل کروٹ لیتے ہیں جب حضرت عیسیٰ تشریف لائیں

گے اصحاب کہف بیدار ہو کر حاضر خدمت رہ کر وفات

کرینگے رات دن عبادت

خدا کا ناتہا شیطان نے اوسکی عبادت پر حسد کر کے

بعض نے ایک نسخہ مرہم کا کہا کہ اوسکی کچھ [illegible] کرد

وہ ملعون مبتلای فساد ہوا صومعہ برصیصا کے قریب

عبادت میں مصروف ہوا [illegible] برصیصا اوسکی

ریاضت اور عبادت دیکھ کر بہت خوش ہوکر

اپنے صومعہ میں داخل کیا بعد اوسکے اوسنے بیان [illegible]

اور برصیصا کو اسم اعظم تعلیم کرکے ایک شاگردی

پر بطور آسیب سوار ہوکر نکل جب بنا اوسکی

دوا کرنے لگا دوسرے تیسرے دن جب

سی کچھ افاقہ ہوا پھر آسیب بنکر سوار ہوا [illegible] کا دو

بگ

سی دست بردار ہوکر اُدہکی والدنی کہا کہ اسکو ریعصا سے
کی باپ سے چلو وہ جدا کردیگا چنانچہ سب مجبور ہوکر لا
اور ایک مکان علاحدہ میں رکہا یہ صیصاحب وہان
تا نزدیکوں دیکہ کر بیخود ہوگیا شیطان نی وسوسے
ڈالا یہ چہندے ریعصانی تسبیح عبادت طاق پر رکہی
اور زنار باندہ لیا اور نعوذ باللہ بہول گئی تا اینکہ
عالم تخلیہ میں بجای نشیب سوا ہوکر حاملہ کیا وقت
ابیض و سیاہ بر آیا کہ ہی حالہ خدا پرست بیدل
حال بدنامی ہی اب مناسب مقام یہہ ہی کہ اسکو قتل

امی ہیں اب سنا ہے کہ انکو ترقی کرنی کچھ
آ اور رمبھا نی بموجب فرمایش دیکھی بیکبارگو
کیا اور رمبھا کی نظر نیچی ڈالیا جب دیوان جو
داعلی خبر کی آئی رمبھا نی کیا مجھی کیا سلو
اوسوقت خود شیطان جلدی میں آکر سب صاحب
بر امیدوار ہی اور نیرش پر بلبلا بہ جز خود نی نانک کو
ہوئی رمبھا کو گرفتار کیا شیطان نی کہا کہ اگر
مجھکو سجدہ کرو اور خدا جانو تو قید سی چھٹ دوں
یہ مجبوری سب کچھ کیا مگر دار ہی نہ بچا لا حول ولا قوة
اور

الا یا لتہ [illegible] تیرہ

برس کی بت میں مصروف عبادت ہُوا اور ماتکی اوجکی

ہی یا بنا تہی ایکرات واسطی جرجیس کی طعام لیکی وہ

صومعہ میں تمام رہتا تہا کسینی دروازہ کہولا

بہت بخشیدہ ہوئی اور دعای بد کی کہ ای جرجیس

تجکو نادان بدکاری بالا پڑی اگر تو بدعا سو ذات

لی باہم مشورہ کیا کہ جرجیس کو زنا میں گرو اکر ذات فا

فاجرہ کو امنی کیا وہ در صومعہ پر آئی کہ برای خدا

ایکرات صومعہ میں رہتی دو صبحکو ملی جا وُنگی

ی بخوف خدا جکڑ دی دو ناپاک زیب و بہشت
کی قرب آبی تی دیشنہ ناہوئی جمع لی بنگا
باشیطان بلی بجان نی دو سوڑ دہ جگر ڈب
خوف خدا ہا بتہ نپاک مرتد لا دو جلبی بنگا
س جرج باز رنا صبحکو دہ مغانونی دسومعہ
لبیر بیا اور زن فاجرہ نی ہی اعتبار کیا کہ دو رب
سی زناکاری ہوتی ہی بلکہ بہ حمل اسکا ہی
جرجیح کو بادشاہ کی پاس بکر لیگئی کہ بہ حیلہ عبادت
بہ امر ناریب اور زیان کاری ہوتی ہی بادشاہ

نی

لی حکم دار دیا ان وکی خدمت بادشاہ مین حاضر ہوے
کہ جو جو بیگناہ ہین بسبب امر بری دعای بد سی ہوای ہین
ان سب لوگونکو حکم سی دریافت اور تحقیقات ہوکہ لوگونکا
نطفہ ہی چنانچہ دریافت کیا تو کم فاجرہ سی آواز آئی
کہ بین نطفہ فلان حرام ہی کا ہون اور فاجرہ فاسقہ
جہوٹی ہی اور جو جو بیگناہ ہی الحمد کہ ہم بخیریت
واپس آئی اور بدمعاش سزا کو پہونچی
ملک یمن مین رہتی ہی ذو نواس نامی ایک بادشاہ
کافر تہا اور وزیر اوسکا جادوگری خوب کرتا تہا

ایکدن وزیر نے ایک لڑکی کو تماشا کر دیکھا ایک شب

اوس لڑکی نے تماشے زر دیت آو زیستی کو دین

کیا ہیچ ہے آنی ہی او ایک دو زوبی ایکبار

بلا نامل در آیا ایک عابد کو دیکھا کہ عبادت میں مصروف

ہی ہو رہی برت وبہا یہ مستغرق حالت ہو

ہوا اوسنے کہا میں مسلمان ہو کر آپکی خدمت میں

حاضر ہونگا عابد نے بابت شرط ابھی خدمت میں

رکھا کہ تو اس راز کو کسی سے نہ کہنا اگر دو جواب

خدمت پیر مرد میں حاضر رہا اور عبادت خدا کی

امر

جب وہ آدمی ان صاحب نے ایک شخص کی باتیں کہیں کہ
کہ وہ مرد وہ نہیں بلکہ آیا اور ایک شور ہوا اور کسی شخص
سے جا کے کہا اور ایک خبر ہوا اور کسی نے ایک شخص کا ہی جنازہ
جب حال بادشاہ نے دیکھا کہ وہ شخص ہو نہیں ظاہر کیا کہ یہ
ورنہ ہم کو بھی نکر ہوا وہ شخص دیکھی مخفی کیا پھر تا دیا بادشاہ
نے اور صاحب کو فرض کیا کہ دین بادشاہی قبول نہ کیا تھا
اور نہ وہ بھی مارا گیا اور دین چھوٹ نہ مرد کو نہ دیں پھر وہ
چاہا کہ مر جاوے مگر نہ آتے تھے اور وہی مرد مومن ہی ایک
ہم پھر جاتے ہیں کہ شہید ہو گیا پھر اور بادشاہ ظالم نے ایک

اس شخص نے بادشاہ کے سلام کو اوس میں حق کیا کر عزت

خاطر خضبی سب بھی بلکہ دوگنا فی انسان اور نیت

نا ہو وہ پوری ہو جس [illegible]

ذی ... قوم موصل من ایک بادشاہ بہت

تھا اسکا نام اور سکی شان ایسی افلون نامی ایک نے

کو پوچھتی بھی اور وہ مشہور ہوتا اور سکو قتل کیا کر

اسکو وہ رو پہچانی اور بادشاہ کو خبر اس کی کرتے

پرستی کر کے اور جو سمجھتا تھا بلکہ اسنی تب سمجھی کو کیا کر

بھی اختیار کر دو ور نہ قتل کر دو نگا جب بہ جس مسیحو کو

نہیں ہوئی دنیا کی گردش کہ اسے کبھی تیغ آتی جاہم

پر ہوتی کبھی نا بنا سو کی اولاد وہیں نہ کبھی قید

اگر یہ مذہبی کی طرح طرح بر سمت ساحت خوشنما کیا

ضد نے نے بڑا حفاظت کی آخر دعا ای بجز

ضد بے ضد نمایاں ہوئی کہ آتش نے دی ہی بڑا

آدمی کو کبھی وحشتیں نہ آدمی ایمان لائی بے دینی

بر جیسی سب نہیں سہو کر دو اس رحمت الٰہی ہو

ذوید او دکی اکثر نسبت

بہی بکھرا نا خواہی بادشاہ اور طعنہ لی بہا لم

ادیکی دست و پا با زهی کرد و دمی بید ، جو کر بیهن
نوزدالی بر یکب و ن ادرس طوفانی زنجیریک
ی با زده شمعون لی و دهبی نود ل به اونک
بانونسی یک سس شجکر با کر با زه ، و یا و شاه کو
مردی نوز کرفتا کیا کرند ، ب ره ی کجنی ب
شمعون لی سنون سلطان شاهی کر و بالابات ه
دیگرم کیا او ر ، ود به مرد و ده کو علاف د ی
بر بیست ، ربی جادو ز بدهی بکرد ، ری نیمه ز
کیا کرد با مرک سبری قریب من به مرک بکد
جهار و

یک گوهر [illegible] قدر [illegible] [illegible]

[illegible] دل کا چاک [illegible] فرصت [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

بعدہ نبی آخر زماں لہذا بے مثال ہی شان و رفعت

بعد حضرت کی برس سو سو پہ عیسیٰ حضرت بعد کہ ظہور

علیہ السلام آدم کی پیشانی انکا نور میں پہلی کہ انبیاء ختم

بیک وعلی بابرکات ذات زمین آخر اور پر چمکا

بنوی کی شریعت نبیوں سب میں دین اور ہوئی منسوخ

بنوی دین اور ہوئیں متروک دیگر کتابیں اور

فرقان اور مجید قرآن اور رہیگا قائم قیامت تک

فقط ہی رہنما کا دونوں اور ہی کا شریعت دین ہمیشہ

بتصنیف نسخہ محبر جاوت بقلم سید اولاد حسین ابن سید

نجف علی

بخشش علی ساکن قصبه سید آباد موقوف داشته و مهر کرده
قریه مسیح فرح آباد متعلقه محمد آباد و بلاد شوشتر نواب
مستطاب سید محمد علی خان بهادر دام اقباله زید مجده
۱۱ شهر شعبان سنه هجری بوقف سپرده